

# پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ  
کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2013ء



بینک دولت پاکستان

## سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین	جناب یاسین انور
رکن	جناب ناصر محمود کھوسہ
رکن	مرزا قمر بیگ
رکن	جناب محمود مانڈوی والا
رکن	جناب شاہد احمد خان
رکن	جناب ایم نواز ٹوانہ
رکن	جناب اسکندر محمد خان
رکن	خواجہ اقبال حسن
رکن	جناب محمد ہدایت اللہ
رکن	جناب ظفر مسعود
کارپوریٹ سیکرٹری	محترمہ سحر بابر

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
13 اپریل 2013ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2012-13ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

*Yasmin Anwar*

(یاسمین انور)

گورنر

سید نیر حسین بخاری

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
13 اپریل 2013ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2012-13ء پیش خدمت ہے۔  
نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

*Yasmin Anwar*

(یاسمین انور)  
گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا  
اسپیکر  
قومی اسمبلی  
اسلام آباد



## اظہارِ تشکر

منتظم مطبوعہ

سید ساجد علی

تجزیہ

اسا خالہ (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)، بلال خان (گاڑیوں کا شعبہ)، محمود الحسن خان (زری شعبہ)، محب کمال اعظمی (بیرونی شعبہ)، محمد اکمل (تجارت)، محمد فاروق عاربی (مالیات)، محمد زہیب (مالیات)، صباحت (زری مجموعے)، سید خرم جعفری (قرضہ)، سید عزیز علی (کھاد کا شعبہ، گرائی)، سید ساجد علی (زراعت)، سید ذوالقرنین حسین (ادائیگیوں کا توازن) اور تمکنت رؤف (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ، پبلی کیشن جائزہ کمیٹی، شعبہ زری پالیسی، شعبہ تحقیق اور شماریات و ڈیٹا ویز ہاؤس اور ڈاکٹر ندیم حنیف کے قیمتی آراء دینے پر شکر گزار ہے۔

تبصرے اور سوالات کے لیے: [quarterly.report@sbp.org.pk](mailto:quarterly.report@sbp.org.pk)

## ترجمہ ٹیم

suhail.anjum@sbp.org.pk

نگراں  
سہیل انجم

shujat.ali@sbp.org.pk

مترجمین  
شجاعت علی

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

منصور احمد

alia8@sbp.org.pk

عالیہ عطا کریم

najeeb.iqbal@sbp.org.pk

نجیب اقبال صدیقی

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

ترجمین و آرائش  
ذیشان سلیمان

# 1 عمومی جائزہ

یہ تجزیہ پہلی سہ ماہی کے اختتام تک کا ہے اور اس میں بنیادی طور پر جولائی تا ستمبر مالی سال 13ء کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے (جولائی تا ستمبر)			
م 13ء	م 12ء	م 11ء	
شرح نمو (فیصد)			
1.0	3.2	-2.5	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
3.9	17.4	14	برآمدات (ایف او بی)
-2.4	23.1	19	درآمدات (سی آئی ایف)
10.3	28.9	6.2	ٹیکس حاصل
9.1	11.5	13.4	صارف اشاریہ قیمت (عرصے کی اوسط) <sup>1</sup>
-2.5	-2.8	-1.6	مخفی شعبے کا قرضہ
0.7	-0.3	0.6	رشد زر (زر 2)
ارب ڈالر			
14.9	17.3	17	مجموعی سیال ذخائر <sup>2</sup>
3.6	3.3	2.6	کارکنوں کی ترسیلات
0.2	0.2	0.5	خالص بیرونی سرمایہ کاری
فیصد جی ڈی پی <sup>3</sup>			
-1.2	-1.2	-1.5	مالیاتی توازن
-1.5	-1.8	-1.4	تجارتی توازن
0.1	-0.6	-0.3	جاری حسابات کا توازن
1 اس مالی سال م 08ء			
2 اس سے اختتامی مدت پرائیویٹ بینک اور کرنل بینکوں کے ذخائر کا پتہ چلتا ہے۔			
3 نسبت نمائیں پورے سال کی جی ڈی پی کی بنیاد پر۔			

پاکستان کے پالیسی سازوں نے اقتصادی نمو میں بہتری کی توقع پر مالی سال 13ء میں جی ڈی پی کی نمو کا ہدف 4.3 فیصد مقرر کیا جو گزشتہ سال حاصل کیے گئے 3.7 فیصد ہدف سے زائد ہے۔<sup>1</sup> اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اندازہ لگایا کہ سال کے دوران معاشی ماحول زیادہ مستحکم رہے گا جس میں گرانی کم رہے گی، مالیاتی سیکائی ہوگی اور بیرونی کھاتے میں بھی پائیداری ہوگی۔

م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے خاتمے پر ملک کے بیشتر معاشی اظہاریوں میں کچھ بہتری آئی: عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت گر گئی تھی، جاری کھاتے میں فاضل رقم تھی اور مالیاتی خسارہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کی مساوی سطح پر تھا۔

مستحکم ترسیلات زر اور مالیاتی مصارف نے م 12ء کی مانند ملکی طلب کو سہارا دیا جبکہ سرمایہ کاری سرگرمی کے مبہم اشارے بھی ظاہر ہونے لگے۔ مؤخر الذکر کا ثبوت سہ ماہی کے دوران مشینری کی بلند درآمد، اشیائے سرمایہ کی بڑھی ہوئی پیداوار اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں معمولی سے اضافے سے ملتا ہے۔

جیسا کہ م 12ء کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے، دیرینہ ساختی مسائل پاکستان کی معیشت پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ شعبہ توانائی میں مخصوص

<sup>1</sup> سالانہ منصوبے میں یہ نشان دہی کی گئی کہ زراعت اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بجائی م 13ء کی نمو کو ہمیز دینے والے اہم عوامل ہوں گے۔

اصلاحات کی اب بھی ضرورت ہے، سرکاری شعبے کے اداروں کی کارکردگی بہتر بنائی جائے، اور محاصل کی پیداوار بڑھائی جائے۔

م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں ملکی قرضہ 482 ارب روپے بڑھا (جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 208 ارب روپے بڑھا تھا) چنانچہ قرضوں کے جال میں پھنسنے کا جو خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے اس پر ہماری تشویش برقرار ہے۔<sup>2</sup> نیز اسٹیٹ بینک نے نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے واضح اشارے دیے تھے (سہ ماہی کے دوران بیچ مارک ریٹ میں 150 بیس پوائنٹس کمی کی گئی) اس کے باوجود قرضے کا خالص پھیلاؤ بہت کمزور رہا۔ ہمارا پختہ خیال ہے کہ قرضہ دینے میں کمرشل بینکوں کا رویہ اب بھی خطرے سے گریز پر مبنی ہے جبکہ نئی قرض گیر ملکی غیر یقینی صورتحال کے سبب سرمایہ کاری کے اپنے منصوبوں کو مؤخر کر سکتے ہیں۔

حقیقی پیداوار کے شعبے کا جائزہ لیا جائے تو رسدی خلل نے م س 13ء کے نموکے امکانات کو دھندلا دیا ہے۔ کپاس کے پہلے سے کم زیر کاشت رقبے اور ستمبر 2012ء میں مون سون بارشیں کم ہونے کی بنا پر چاول اور کپاس کی فصل کم ہوئی۔<sup>3</sup> اس کے علاوہ توانائی کی متواتر قلت صنعتی نمو میں رکاوٹ ہے۔

اس کے برعکس گنے کی فصل عمدہ ہوئی، 59 ملین ٹن ہدف کے مقابلے میں 62.6 ملین ٹن گنا پیدا ہوا۔<sup>4</sup> اگرچہ چھوٹی فصلوں کے بارے میں ہمارے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں تاہم تلف پذیر غذائی اشیاء کے نرخوں میں نسبتاً استحکام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رسد پر کوئی منفی اثر نہیں پڑا ہے اور ملکی صرف کے لیے ان کی کافی مقدار موجود ہے۔<sup>5</sup>

رسدی خلل نے ملک میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کو بھی متاثر کیا۔ مثال کے طور پر قدرتی گیس کم دستیاب ہونے سے کھاد کے شعبے پر اثر پڑا، جبکہ پرانی گاڑیوں کی درآمد، اور بین الاقوامی معیار کی تعمیر کی غرض سے بعض گاڑیوں کے ماڈل ترک کرنے سے کاروں کی ملکی پیداوار متاثر ہوئی۔ سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نموان عوامل کی بنا پر گر کر ایک فیصد رہ گئی جبکہ گزشتہ سال 3.2 فیصد رہی تھی۔ ان دو شعبوں سے قطع نظر جائزہ لیا جائے تو اشیاء سازی کی نمو بلند اور وسیع البند رہی۔<sup>6</sup>

بالخصوص فوڈ پراسیسنگ، اشیائے سرمایہ اور تعمیراتی ساز و سامان وہ شعبے ہیں جن میں م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں خاصی بحالی دیکھی گئی۔ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں واجبی اضافے، مشینری کی بلند درآمد، اور ٹیکسٹائل، کاغذ، شیشے، فولاد اور فوڈ پراسیسنگ میں نئی سرمایہ کاری سے

<sup>2</sup> ملکی قرضے میں یہ اضافہ سہ ماہی کے مالیاتی خسارے کے عین مطابق نہیں ہوگا کیونکہ سہ ماہی کے دوران بینکوں میں حکومت کی امانتیں 170.5 ارب روپے بڑھ گئیں۔

<sup>3</sup> م س 13ء میں بارشوں کی شدت اگرچہ گزشتہ دو سال کی بارشوں کے مقابلے میں کم تھی تاہم وہ بھی جنوبی پنجاب، بالائی سندھ اور شرقی بلوچستان کے اضلاع میں سیلاب کا باعث بنیں، جن سے خصوصاً کپاس اور چاول کی فصلیں تباہ ہوئیں۔ پاکستان کی چاول کی فصل ہدف سے 1.5 ملین ٹن (یا ہدف کا 78 فیصد) کم رہنے کی توقع ہے، جبکہ کپاس کی فصل کا ابتدائی تخمینہ 13.3 ملین گانٹھ (نی گانٹھ 170 کلوگرام) ہے جو 14.5 ملین گانٹھ کے ہدف سے کم ہے۔

<sup>4</sup> اس سال شدید بارشوں کے خدشے کے تحت کاشت کاروں نے گنا اگانے کو ترجیح دی کیونکہ سیلاب گنے کی فصل کو آسانی سے خراب نہیں کر پاتا۔

<sup>5</sup> گزشتہ سال سیلاب اور شدید سردیوں کی بنا پر چھوٹی فصلوں کو نقصان پہنچا تھا جس سے غذائی گرانی بڑھ گئی تھی۔

<sup>6</sup> م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو سامانے کاروں اور کھاد کے شعبے کے، بڑھ کر 3.5 فیصد ہو گئی جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.9 فیصد تھی۔

بھی اس رجحان کو تقویت ملی۔ اگرچہ ایک فعال تعمیراتی شعبہ (جسے نجی شعبہ چلا رہا ہے) پاکستان کی اشیاء سازی کی نمو 7 میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے تاہم یہ تقویت کسی حد تک حیران کن ہے کیونکہ مذکورہ بالا شعبوں میں توانائی کا بھاری استعمال ہوتا ہے۔<sup>8</sup> بہر حال بحیثیت مجموعی، صنعت کی مزید بامقصد بحالی درکار ہے تو توانائی کی موجودہ قلت پر قابو پانے کے لیے کچھ فوری حل درکار ہوں گے۔

جیسا کہ پہلے بھی نشاندہی کی جا چکی ہے، توانائی کی کمی کا حل فیصلہ کن ساختی اصلاحات میں مضمر ہے۔ قدرتی گیس کے معاملے میں قلت کا ایک سبب گھریلو صارفین کے لیے گیس کے کم نرخ ہیں جبکہ گردش قرضے کے مستقل مسئلے کی بنا پر بجلی کی پیداوار استعداد سے خاصی کم رہی ہے۔ توانائی کے شعبے میں اصلاحات پاکستان کے نہ صرف صنعتی شعبے کی بحالی کے لیے بلکہ مالیاتی مصارف کی روک تھام کے لیے بھی ضروری ہیں۔<sup>9</sup>

جدول 1.2: مالیاتی پیش رفت		
ارب روپے		
پہلی سہ ماہی م 12ء	پہلی سہ ماہی م 13ء	
بڑے وصول کنندگان		
451.3	409.0	ٹیکس وصولی
107.3	1.8	اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم
85.4	3.9	صوبائی زرفاضل
اہم ادائیگیاں		
299.4	164.8	ملکی قرضے کی واپسی

گذشتہ سال ملکی قرضے میں تیزی سے اضافے، اور نتیجتاً سودی ادائیگیاں بڑھنے کے پیش نظر م 13ء میں بھی مالیاتی دباؤ برقرار رہنے کا امکان ہے۔ قرضہ لینے کے اس دباؤ کے پس پشت ٹیکس وصولی میں سست روی کا فرما ہے (باب 4)۔ تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت اگست 2012ء میں 1.12 ارب ڈالر کی وصولی، اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے (80 ارب روپے سالانہ ہدف کے مقابلے میں) 85.4 ارب روپے کی فاضل رقم ملنے کی وجہ سے سہ ماہی کا مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 1.2 فیصد تک رہا یعنی وہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں جوں کا توں رہا (جدول 1.2)۔

یہ چونکہ استثنائی صورتحال ہے اس لیے یہ جانچنا ضروری ہے کہ یہ پیش رفت نہ ہوتی تو کیا وقوع پذیر ہوتا۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کے بناسہ ماہی کا مالیاتی خسارہ 389.5 ارب روپے ہوتا جبکہ اس وقت یہ خسارہ 283.8 ارب روپے ہے۔ صوبوں سے ملنے والی مجموعی فاضل رقم اگرچہ سالانہ ہدف سے زیادہ ہے، تاہم سال کی بقیہ تین سہ ماہیوں میں اس درجے کا سہارا ملنے کی کوئی توقع نہیں ہے۔<sup>10</sup> اس طرح وفاقی حکومت کی م 13ء کے بقیہ عرصے کے لیے قرض گیری کی ضروریات کے حوالے سے تشویش بڑھ جاتی ہے۔

7 شعبہ تعمیرات میں مستقل نموبینٹ کی پیداوار میں متواتر نمو، تعمیراتی ساز و سامان کی بڑھی ہوئی پیداوار، اور فولاد اور تعمیراتی مشینری کی بلند درآمد سے ظاہر ہے۔ سہ ماہی کے دوران پی ایس ڈی پی میں کمی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نمو نجی شعبے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ جہاں تک نجی شعبے کا تعلق ہے، تجارتی منصوبوں کے لیے تعمیراتی قرضے (متواتر دوسرے سال) مسلسل گرے ہیں تاہم رہائشی منصوبوں کے لیے قرضے بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ رہائشی تعمیرات کی ماکاری اکثر و بیشتر غیر دستاویزی ذرائع سے ہوتی ہے۔ تعمیرات میں صرف ضمنی خام مال باضابطہ کمپنیاں دیتی ہیں، اکثر تعمیراتی سرگرمیاں بے ضابطہ شعبے میں داخل ہیں۔

8 نمائندہ فرموں کے ساتھ تبادلہ خیال سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کاغذ، فولاد اور شیشے کے شعبوں میں کاروباری ادارے اپنی پیداواری سرگرمی برقرار رکھنے کے لیے اپنی بجلی پر انحصار کرنے لگے ہیں۔

9 یہ بات قابل ذکر ہے کہ حالیہ برسوں میں توانائی سے متعلقہ زراعت تیزی سے بڑھی ہیں یعنی وہ م 10ء میں جاری اخراجات کا 7.5 فیصد تھیں جبکہ م 12ء میں 14.9 فیصد ہو گئیں۔

10 اس سے قطع نظر، صوبائی زرفاضل کی رقم کسی حد تک اطمینان بخش ہیں، اور یہ مالیاتی اختیارات کی تقسیم سے صوبائی حکومتوں میں آنے والی استعداد اور صلاحیت کا ایک اشارہ ہے۔

ٹیکس وصولی پر نظر ڈالی جائے تو م س 13ء میں 27.9 فیصد نمو کا سالانہ ہدف اس امر پر منحصر ہے کہ ٹیکس مشینری اپنی کارگزاری کس حد تک بہتر بناتی ہے نہ کہ اس بات پر کہ نئے ٹیکس متعارف کرائے جائیں۔<sup>11</sup> ٹیکس ادائیگی کی پابندی بہتر بنانے کے لیے اب تک کی کوششیں نتیجہ خیز نہیں رہیں، جیسا کہ اس حقیقت سے ظاہر ہے کہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی صرف 7.9 فیصد بڑھ سکی ہے جبکہ گذشتہ برس 29.7 فیصد بڑھی تھی۔

اس کے علاوہ مالیاتی مصارف گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں زائد رہے جس کی بنیادی وجہ سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا۔ بحیثیت مجموعی جاری اخراجات کا اب 38 فیصد سے زائد صرف سودی ادائیگیوں میں چلا جاتا ہے جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ تناسب 27 فیصد تھا۔ نتیجتاً قلیل مالیاتی گنجائش معاشی نمو بحال کرنے کی حکومتی اہلیت کو کم پہنچا رہی ہے۔

جدول 1.3: مالیاتی خسارے کی مالکاری			
ارب روپے			
پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م س 13ء	م س 12ء
283.8	257.2	1,105	
مجموعی خسارہ			
مالکاری:			
-1.6	-4.4	135	
285.4	261.6	970	
151.5	119.5	484	
133.9	142.1	487	
بیرونی وسائل	اندرونی وسائل	بینک	غیر بینک

مالیاتی خسارے کی مالکاری کا بوجھ م س 12ء کی طرح بنیادی طور پر ملکی ذرائع پر آ پڑا ہے، کیونکہ بیرونی مالکاری کا امکان دکھائی نہیں دے رہا ہے (جدول 1.3)۔ جہاں تک ملکی ذرائع کا تعلق ہے، سہ ماہی کے دوران غیر بینک وسائل پر انحصار کم ہو گیا حالانکہ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے بڑی رقم اکٹھا کی گئی تھیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ قومی بچت اسکیموں پر بلند منافع اور سرمایہ کاروں کی بڑی تعداد کی بنا پر

حکومت نے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان اسکیموں کی مدد سے 154.4 ارب روپے (خالص) جمع کیے<sup>12</sup> جو گذشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے 54.3 ارب روپے کے مقابلے میں خاصے زائد ہیں۔ غیر بینک مالی اداروں کی سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے سلسلے میں خالص واپسی کی بنا پر قومی بچت اسکیموں کے ذریعے جمع کردہ ان رقم کا اثر جزوی طور پر زائل ہو گیا، چنانچہ بحیثیت مجموعی غیر بینک ذرائع نے سرکاری قرض گیری کی بیشتر ضروریات کی مالکاری نہیں کی۔<sup>13</sup>

اس کے نتیجے میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بینکوں سے مالکاری گذشتہ سال کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں بڑھ گئی، تاہم اس کے اجزائے ترکیبی میں آنے والی ایک تبدیلی کو ان اعداد نے چھپا لیا کیونکہ حکومت نے کرنشل بینکوں سے 564 ارب روپے قرضہ لیا (جو کسی ایک سہ ماہی کا بلند ترین قرضہ ہے) اور مرکزی بینک سے لیے گئے قرضے کے 412 ارب روپے اسے واپس کر دیے۔ کرنشل بینکوں پر بڑھتا ہوا انحصار اگرچہ

<sup>11</sup> اس کے برعکس م س 12ء کے دوران ٹیکس وصولی میں بلند نمو کی بنیادی وجہ مارچ 2011ء میں سٹیز ٹیکس سے استثنا کا خاتمہ تھا۔

<sup>12</sup> اپریل 2012ء میں حکومت نے قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی اجازت دے دی بشرطیکہ یہ سرمایہ کاری پینشن، گریجویٹ پی، پیرانہ سالی کی رقم، پراویڈنٹ فنڈ اور اوقاف کی رقم سے کی جائے۔

<sup>13</sup> ہماری رائے میں قومی بچت اسکیموں کو گھریلو بچتیں جمع کرنے میں زیادہ کارگزاری بنانے کی غرض سے حکام کو چاہیے کہ ان اسکیموں کی مصنوعات میں ہمواری لائیں تاکہ سرمایہ کاری کے لیے پہلے سے موجود دیگر راہیں (ٹی بی ایل اور پی آئی بیئر میں سرمایہ کاری) ان کی وجہ سے متاثر نہ ہوں۔

پریشان کن ہے (کیونکہ یہ نجی شعبے کو نظر انداز کرنے جیسا ہے) تاہم اس تبدیلی کے حکومت کے لیے چند مثبت مضمرات ہیں:  
(الف) اس سے ٹی بل کی تحویل کا عرصیتی خاکہ بہتر ہوا کیونکہ کمرشل بینکوں کے پاس تین ماہی ٹی بلوں کی جو تحویل آخر جون 2012ء پر  
(ان کی مجموعی تحویل کا) 26.4 فیصد تھی وہ ستمبر 2012ء کے اختتام پر گر کر محض 7.1 فیصد رہ گئی۔<sup>14</sup>

(ب) مرکزی بینک کا قرضہ واپس کر کے حکومت نے وہ بھی شرط پوری کر دی جو اس پر اسٹیٹ بینک ترمیمی ایکٹ 1956ء کے تحت عائد  
کی گئی ہے یعنی ہر سہ ماہی کے دوران قرض گیری کی سطح صفر ہونی چاہیے۔

(ج) مالیاتی حکام نے نسبتاً معمولی ساستا قرضہ لے کر مہنگا قرضہ واپس کیا۔

کمرشل بینکوں سے سرکاری قرض گیری میں (اسٹیٹ بینک کا قرضہ ادا کرنے کے لیے) اس تبدیلی نے نظام میں سے روپے کی سیالیت کو جذب کر  
لیا جو امانتوں میں کمزور نمونہ اور اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کی بنا پر پہلے ہی دباؤ میں تھی۔ اس کا اثر زائل کرنے کے لیے اسٹیٹ  
بینک نے بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کی فراہمی جاری رکھی تاکہ بازار زر کا کام معمول کے مطابق چلتا رہے۔

نتیجتاً مارکیٹ میں شرح سود پر دباؤ کی کوئی علامات ظاہر نہیں ہوئیں۔ ہم جانتے ہیں کہ پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضے کی موسمی واپسی ہوتی آئی  
ہے<sup>15</sup> تاہم اگلی سہ ماہیوں میں قرضے کا استعمال عموماً بلند ہوتا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ پالیسی ریٹ میں کمی کے بعد قرضے کا استعمال بڑھے گا تاہم  
ایسا ہی وقت ممکن ہوگا جب حکومت کمرشل بینکوں سے اپنی قرض گیری کم کر دے۔

ہماری رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے مالکاری کی طلب سے کمرشل بینک غالباً مطمئن ہو گئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نجی بچت  
کاروں اور قرض گیروں کے مابین اپنا واسطی کردار ادا نہیں کر رہے۔ مرکزی بینک بارہا اس مسئلے پر تشویش ظاہر کر چکا ہے، چنانچہ جن بہت سے  
عوامل نے اسٹیٹ بینک کو اپنا پالیسی ریٹ اگست 2012ء میں 150 بیسس پوائنٹس، اور اکتوبر اور دسمبر 2012ء میں بھی دو بار 50 بی پی ایس  
گرا نے کی ترغیب دی ان سے یہ بھی ایک عامل تھا۔

بیرونی شعبے کو کم تجارتی خسارے اور بلند تر سیالات سے اگرچہ فائدہ ہوا تاہم اگست 2012ء میں دراصل اتحادی سپورٹ فنڈ کے 1.12 ارب ڈالر کی  
وصولی نے جاری کھاتے کو فاضل رقم فراہم کی۔ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کی فاضل رقم اگرچہ 0.34 ارب ڈالر جیسی قلیل رقم ہے تاہم  
م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ کھاتہ 1.34 ارب ڈالر خسارے سے دو چار تھا۔<sup>16</sup> زیر جائزہ عرصے کی صورتحال نے معیشت کو مالی کھاتے کی وہ

<sup>14</sup> نجی شعبے کے مقابلے میں حکومت کو بے خطر قرض دینے کو پہلے سے ترجیح دینے والے کمرشل بینکوں کی روش پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتی کی توقعات مستحکم ہونے سے مزید جارحانہ (یعنی  
خطرات سے گریز پرستی) ہو گئی ہے۔

<sup>15</sup> م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں نے 39.6 ارب روپے کے قرضے (خالص) واپس کیے، جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 95.3 ارب روپے (خالص)  
واپس کیے تھے۔ مزید برآں معینہ سرمایہ کاری قرضے (یعنی ایک سال سے زائد عرصیت کے قرضے) سہ ماہی کے دوران 5.6 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 22.4 ارب  
روپے کی خالص کمی ہوئی تھی۔

<sup>16</sup> اگر اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم مساوات سے الگ کر لی جائے تو جاری کھاتے میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 774 بلین ڈالر خسارہ ہوتا۔

کمزوریاں برداشت کرنے کے قابل کیا جو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور بیرونی قرضوں کے تحت واجبی رقوم کی آمد سے پیدا ہوئی تھیں۔

سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ (اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کی بنیاد پر) گھٹنے کی وجہ تھی کہ درآمدات میں تخفیف برآمدات میں تخفیف سے بڑھ کر تھی۔ درآمدی اشیاء کے نرخوں اور مقداروں دونوں میں کمی کے نتیجے میں درآمدی لاگت کم ہوئی۔ پام آئل، خام کپاس اور خام تیل کے بین الاقوامی نرخوں میں کمی نے مجموعی درآمدات کو محدود رکھا، تاہم مقداری لحاظ سے سب سے نمایاں کمی یوریا کی درآمد میں ہوئی کیونکہ گذشتہ سال یوریا اضافی درآمد کر لی گئی تھی اور اب وہ ملک میں بڑی مقدار میں دستیاب تھی۔ دوسری طرف، سہ ماہی کے دوران مشینری کی درآمد اور پیٹرولیم کی درآمدی مقدار بڑھ گئی۔

بیرونی کھاتے میں نسبتاً اطمینان بخش صورتحال کی بنا پر م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران روپیہ خاصا مستحکم رہا یعنی وہ ڈالر کے مقابل صرف 0.25 فیصد گرا جبکہ وہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابل 1.7 فیصد گرا تھا۔ تاہم زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 445 ملین ڈالر (خالص لحاظ سے) کمی آئی جس کی بڑی وجہ آئی ایم ایف کو 479 ملین ڈالر ادا نیگی تھی۔<sup>17</sup> نتیجتاً اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر ستمبر 2012ء کے اختتام پر گر کر 10.4 ارب ڈالر رہ گئے۔

م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں عمومی گرانی بھی متواتر گرتی رہی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی سالانہ اوسط (annualized) دو سال سے زائد عرصے تک دو ہندسی رہنے کے بعد م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں گر کر 9.15 فیصد پر آ گئی، جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 11.48 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ صارف کے اعتماد کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے سروے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ گرانی کی توقعات کچھ کم ہوئی ہیں۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ گرانی میں کمی کی بڑی حد تک ذمہ دار رسدی عوامل ہیں۔ اس کی کا بیشتر تعلق غذائی اشیاء (مثلاً تلف پذیر اجناس، صاف شدہ شکر، دالوں) کی بہتر دستیابی اور سرکاری طور پر مقررہ کم نرخوں (مثلاً قدرتی گیس اور سی این جی کے کم نرخ) سے جوڑا جاسکتا ہے۔<sup>18</sup> تاہم دیگر گھریلو اشیاء کے نرخوں میں رد و بدل ملا جلا رہا۔ مثال کے طور پر جوتوں اور ملبوسات، ریسٹوران اور ہوٹل جیسے زمروں میں متواتر بلند گرانی رہی ہے تاہم تیار حالت میں گھریلو اشیاء نے گرانی میں نمایاں کمی ظاہر کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ صارف کی طلب نرم پڑ رہی ہے، یا موزوں تر الفاظ میں، وہ مستحکم ہے۔ کم ہوتی ہوئی گرانی میں رسدی عوامل کے نمایاں اثرات قابل فہم بھی ہیں، کیونکہ منڈی کے عاملین رسدی دھچکوں کی صورت میں اپنے نرخوں کو عموماً زیادہ تیزی سے تبدیل کر لیتے ہیں بہ نسبت طلب کی صورتحال میں رد و بدل کے۔

#### منظر نامہ

چاول اور کپاس کی فصل اپنا ہدف پورا نہ کر سکی چنانچہ زرعی نمو کی پیش گوئی گندم کی اگلی فصل پر منحصر ہوگی۔ بقدر ضرورت بوائی کو یقینی بنانے کے لیے حکومت نے گندم کی سرکاری قیمت فی چالیس کلو گرام 1,050 روپے سے بڑھا کر 1,200 روپے کر دی ہے۔ اگرچہ گندم کی بوائی بعض علاقوں میں گنے کی تاخیر سے کٹائی کے باعث دیر سے ہوئی تاہم بروقت بارشوں اور خام مال کے نرخوں میں نسبتاً استحکام رہنے کی بنا پر توقع ہے کہ یہ عوامل گندم

<sup>17</sup> آئی ایم ایف کے قرضے چونکہ مرکزی بینک کے لیے واجبات ہیں اس لیے ان کی واپسی زرمبادلہ منڈی کو براہ راست متاثر نہیں کرتی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں متواتر کمی سے منڈی کے احساسات پر ضرور اثر پڑتا ہے۔

<sup>18</sup> صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں غذا اور توانائی کا مجموعی حصہ 47 فیصد ہے۔



کی فصل میں مدد و معاون ہوں گے۔ اس سے قطع نظر چاول اور کپاس کی فصل میں کمی اتنی بڑی ہے کہ اس نے زراعت کی مجموعی نمو کو گھٹا کر 3.5 فیصد کر دیا ہے جو 4 فیصد ہدف سے کم ہے۔

صنعتی شعبے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں گئے کی عمدہ فصل کی بنا پر تیزی آنے کی توقع ہے کیونکہ یہ شکر کی عمدہ پیداوار کا پیش خیمہ ہے۔ ادھر پرانی کاروں کی درآمد کے حوالے سے غیر چمک دار پالیسی سے کار سازی کی ملکی صنعت کو فائدہ پہنچے گا۔ ایک کوئلہ رولنگ اسٹیل مل کی متوقع تنصیب، اور سال کے دوران موٹر سائیکل ٹائر کے ایک نئے کارخانے کے چالو ہونے سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مزید بہتر ہونی چاہیے۔ م س 13ء میں جی ڈی پی کی حقیقی نمو بحیثیت مجموعی 3.5 فیصد سے 4 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ تاہم اہم اقتصادی دشواریاں بھی برقرار ہیں: توانائی کی مسلسل قلت، اور بد امنی کی بنا پر تجارتی سرگرمیوں میں بار بار قفل۔

جہاں تک گرانی کا تعلق ہے، اس کے بڑھنے کا خطرہ گندم کی سرکاری قیمت میں حالیہ اضافے (جس نے تھوک فروش اور خرده فروش منڈیوں پر دباؤ ڈالا ہے)، اور روپے کی حالیہ کمزوری کے ذیلی اثرات سے ابھرا ہے۔ تاہم سہ ماہی ڈیٹا سے اسٹیٹ بینک کو کچھ اطمینان ہے، اس ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں بھی گرانی میں خاصی وسیع الہیاد کی آرہی ہے۔ یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ توانائی کے خرده نرخ اس سہ ماہی کے دوران مستحکم رہے ہیں۔ گیس کے کم نرخوں، اور مستحکم کرایہ مکان اور غذائی قیمتوں کے اثرات کی بنا پر امید ہے کہ غذائی گرانی میں متوقع اضافے کے باوجود م س 13ء میں گرانی 9.5 فیصد کے سالانہ ہدف سے کم رہے گی۔ چنانچہ ہمارا تخمینہ یہ ہے کہ م س 13ء میں اوسط گرانی 8 سے 9 فیصد کی حد میں رہے گی۔

مالیاتی شعبے میں ٹیکس وصولی کا سالانہ ہدف سست رفتار رسمی معیشت اور درآمدات میں کمی کی بنا پر مزید دشوار ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تھری جی لائسنسوں اور اتصالات سے وصولیوں کے حوالے سے اب بھی بے یقینی ہے تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت معقول رقوم ملنے سے یہ بے یقینی کسی حد تک کم ہوئی ہے۔<sup>19</sup> اخراجات کے حوالے سے ہمیں زراعت میزانی اختصاص سے بڑھ جانے کی توقع ہے جس کے نتیجے میں م س 13ء کا بحیثیت مجموعی میزانی خسارہ جی ڈی پی کے 6.5 سے 7.5 فیصد کی حد میں رہ سکتا ہے۔

بیرونی شعبے کی صورتحال اب تک قابل انتظام رہی ہے، جاری حسابات کو اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم سے خاصا سہارا ملا ہے۔ سال کے بقیہ عرصے میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مزید رقوم ملنے کا امکان نہیں، تاہم تجارتی خسارہ کم رہے اور ترسیلات مستحکم رہیں تو جاری حسابات کا خسارہ بھی قابو میں رہنا چاہیے۔ ہمارے تخمینے کے مطابق جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کے ایک فیصد سے کم کی معمولی سطح پر رہے گا۔ دوسری طرف مالی کھاتہ کمزور رہنے کا امکان ہے، کیونکہ بیرونی رقوم کی آمد بحال ہونے کے امکانات روشن نہیں۔

آخر، پاکستان کی معیشت کے ساختی مسائل برقرار ہیں اور ان کا اظہار قرضے کے جال، خسارے میں جانے والے سرکاری اداروں اور ٹیکس دینے والوں کی محدود تعداد سے ہوتا ہے، یہ مسائل پالیسی سازوں کے لیے دشواریاں پیدا کرتے رہیں گے۔ توانائی کی قلت ختم کرنے، سرکاری اداروں کا خسارہ دور کرنے اور ٹیکس کی اضافی رقوم جمع کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات نہ کیے گئے تو نجی شعبہ ملک کی اقتصادی نمو کو فعال کرنے کا بیڑا اٹھانے میں بدستور متذبذب رہے گا۔

<sup>19</sup> جولائی تا دسمبر م س 13ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے ذریعے وفاقی حکومت کو 1.8 ارب ڈالر ملے۔ اس کے برعکس م س 12ء کے پورے عرصے میں اس مدت میں کوئی رقم نہیں ملی تھی۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارِ پے (جولائی تا ستمبر)			
میں 13ء	میں 12ء	میں 11ء	

## 2 حقیقی شعبہ

### 2.1 عمومی جائزہ

جدول 2.1: زرعی شعبے کے اہداف				
مہ 13ء ہدف	نمو	قدر اضافی میں فیصد حصہ (مہ 12ء)	مہ 11ء	مہ 12ء
4.0	3.1	2.4	100.0	زراعت
3.8	3.2	-0.2	31.9	اہم فصلیں
4.5	-1.3	2.7	10.1	چھوٹی فصلیں
4.2	4.0	4.0	55.1	گلہ بانی
2.0	1.8	1.9	1.8	ماہی گیری
2.0	0.9	-0.4	1.1	جنگل بانی
ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن				

مہ 13ء کے ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریسرچ میں تھپ کی وجہ سے ایک اور سال نمو کا ہدف پورا ہونا مشکل ہے۔ بالائی سندھ، زیریں پنجاب اور مشرقی بلوچستان میں بارشوں اور مقامی سیلاب کے باعث کپاس اور چاول کی فصل کو نقصان پہنچا اور گیس کی قلت کی وجہ سے ملک میں اشیاء سازی کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں۔ کھاد کی پیداوار میں کمی سے کئی صنعتوں کی نموز اہل ہو گئی۔

جدول 2.2: اہم فصلوں کی پیداوار					
ملین ٹن، کپاس کے لیے ملین گانچیں					
پیداوار	اہم فصلوں میں فیصد حصہ (مہ 12ء)	مہ 11ء	مہ 12ء	مہ 13ء ہدف	پچھلے دس سال میں زیادہ سے زیادہ پیداوار
کپاس	24.6	11.5	13.6	14.6	14.3
گنا	11.7	55.3	58	59	63.9
چاول	15.4	4.8	6.2	6.9	7
گندم	39.2	25.2	23.5	25.5	25.2
ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن					

بہر حال (گنے کی ہدف سے زائد فصل کی وجہ سے) چینی کی پیداوار میں متوقع اضافے سے نمو کو کچھ سہارا ملے گا۔ گندم کی بلند امدادی قیمت اور تعمیراتی سرگرمیوں کے باعث گندم کی کاشت بڑھے گی۔

### 2.2 زراعت<sup>20</sup>

مہ 13ء کے لیے حکومت نے زراعت کا ہدف 4.0 فیصد مقرر کیا ہے جو مہ 12ء میں حاصل ہونے والی 3.1 فیصد نمو سے زیادہ ہے (جدول 2.1)۔<sup>21</sup> اول

تو یہ ہدف ہی کافی مشکل تھا کیونکہ اس کے لیے تمام فصلوں کی مضبوط کارکردگی ضروری ہوتی (جدول 2.2)۔<sup>22</sup> ستمبر 2012ء میں مون سون کی بارشوں اور تیز سیلاب کے باعث یہ ممکن نہ تھا کیونکہ اس میں کپاس اور چاول کی فصلوں کو کافی نقصان پہنچا۔ تاہم گنے کی فصل نے معقول کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

20 فی الوقت چونکہ ہر صوبے میں کراپ رپورٹنگ سروس فصلوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے اس لیے پورے ملک کے مجموعی اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ پاکستان دفتر شاربات مجموعی اعداد و شمار ترتیب دیتا ہے لیکن کافی تاخیر کے بعد۔

21 اچھی کارکردگی کے امکانات چھوٹی فصلوں کی بحالی اور بڑی فصلوں میں مزید اضافے پر مبنی ہوتے ہیں جبکہ گذشتہ سال کی کارکردگی بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

22 انفرادی طور پر اہم فصلوں کا ہدف گذشتہ دس برسوں میں حاصل ہونے والی پیداوار کے قریب یا زیادہ رکھا گیا تھا۔

جدول 2.3: م س 13ء میں کپاس کی فصل (ملین گانٹھیں)			
ہدف	تجینہ	ہدف سے انحراف	
پنجاب	10.5	9.6	-0.9
سندھ	4.0	3.6	-0.4
بلوچستان	0.1	0.1	0.0
پاکستان	14.6	13.3	-1.3
ماخذ: کپاس کی فصل کی تشخیصی کمیٹی			

کپاس کی فصل کی تشخیصی کمیٹی کے مطابق اگرچہ کاشت 170 کلوگرام کی 13.3 ملین گانٹھیں ہوئی تاہم یہ 14.6 ملین گانٹھوں کے ہدف اور گزشتہ مالی سال 12ء میں حاصل ہونے والی 13.6 ملین گانٹھوں سے کم ہے (جدول 2.3)۔

جدول 2.4: چاول کی پیداوار			
رقبہ ہزار ہیکٹر، پیداوار ہزار ٹن			
2012-13ء کی فصل	2011-12ء کی فصل	رقبہ	پیداوار
سندھ	511	1,689	636
پنجاب	1,700	3,461	1,714
بلوچستان	37	120	171
خیبر پختونخوا	52	99	50
کل	2,300	5,369	2,521
ماخذ: صوبائی کراپ رپورٹنگ سینٹرز			

گزشتہ سال کے مقابلے میں زیر کاشت رقبہ کم ہونے کی وجوہات یہ ہیں: (1) بوائی کے وقت پانی کی قلت<sup>23</sup> (2) گندم کی پچھلی فصل کی کٹائی میں تاخیر<sup>24</sup> (3) گزشتہ موسم میں کپاس کی کم قیمتیں اور (4) کسانوں کی جانب سے گنا کاشت کرنے کو ترجیح۔<sup>25</sup>

کپاس کی فصل مون سون کی بارشیں دیر سے شروع

ہونے کی وجہ سے متاثر ہوئی۔ جنوبی پنجاب میں سخت بارشوں اور تیز سیلاب کے باعث کپاس کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔<sup>26</sup>

## چاول

اری چاول کی کاشت جولائی میں ختم ہو جاتی ہے لیکن باسستی چاول کی کاشت اگست تک جاری رہتی ہے۔<sup>28</sup> سینچائی کے پانی کی کمی نے رواں سال بوائی کے موسم کو مؤخر کر دیا۔ م س 13ء میں چاول کی پیداوار کا ہدف 6.9 ملین ٹن رکھا گیا تھا جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 12 فیصد زیادہ ہے۔ تاہم چاول کی فصل کا ابتدائی تخمینہ 5.4 ملین ٹن لگایا گیا تھا (جدول 2.4)۔ ستمبر 2012ء میں شدید بارشوں کے باعث بلوچستان میں ضلع

23 خریف کے دوران (مون سون کی بارشوں سے پہلے) پانی کی دستیابی پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 15 فیصد کم تھی۔

24 رتبہ میں انتہائی سرد موسم کی وجہ سے گندم کی فصل کے پکنے کا وقت طویل ہو گیا۔

25 کاشتکار رواں سال شدید بارشوں کی توقع کر رہے تھے اس لیے انہوں نے گنے کی فصل کو ترجیح دی جو سیلاب کو برداشت کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔

26 متاثر ہونے والے اہم علاقے یہ ہیں: جنوبی پنجاب میں ڈی جی خان، راجن پور، مظفر گڑھ، رجم یارخان، بہاولپور اور بہاولنگر۔ م س 12ء میں ان اضلاع نے 4.9 ملین کپاس کی گانٹھیں پیدا کیں۔ سپارکو کے مطابق بارشوں کے باعث 0.43 ملین گانٹھوں کا نقصان ہوا۔

27 چاول کی سب سے زیادہ پیداوار پنجاب میں ہوتی ہے اس کے بعد سندھ اور بلوچستان ہیں۔ 90 فیصد سے زائد باسستی چاول پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ اہم اضلاع یہ ہیں: گجراتوالہ، حافظ آباد، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، سیالکوٹ، منڈی بہاؤ الدین اور گجرات۔ اری چاول کی کل پیداوار میں سندھ کا حصہ 60 فیصد سے زائد ہے اور اس کے اہم اضلاع میں شکارپور، لاڑکانہ، قمبر، کشمور اور دیکھ آباد شامل ہیں۔

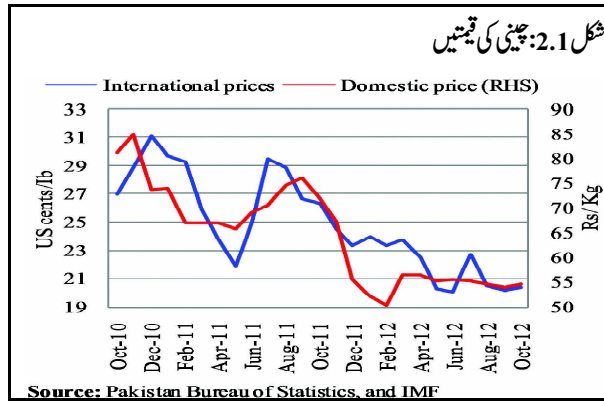
28 خصوصاً زیریں سندھ کے کاشتکار بھی مخلوط اقسام کے چاول کاشت کرتے ہیں جو عموماً اری چاول کے مقابلے میں اچھی یافت دیتے ہیں۔ اس قسم کے چاول کی بوائی جولائی میں مکمل ہو جاتی ہے۔

جعفر آباد و نصیر آباد اور بالائی سندھ میں جسکب آباد، شکار پور، کشمور اور قمبر میں چاول کی فصلوں کو خاصا نقصان پہنچا۔<sup>29</sup> ان علاقوں میں نقصانات زیادہ تھے جہاں پانی کی کمی کی وجہ سے بوائی کا مرحلہ تاخیر سے شروع ہونے کے باعث فصلیں نمو کے مراحل میں تھیں۔<sup>30</sup>

باستی چاول کی پیداوار میں بتدریج کمی پاکستان کے لیے باعث تشویش ہے۔ دیگر اقسام کے چاول (زیادہ تر مخلوط چاول) کی کاشت سے باستی چاول کی کمی کسی حد تک پوری کی گئی لیکن چاول کی مجموعی پیداوار مسلسل گر رہی ہے۔ جیسا کہ جدول 2.5 میں دکھایا گیا ہے، رواں سال پنجاب میں چاول کے زیر کاشت رقبے میں مزید کمی ہوئی ہے۔<sup>31</sup> باستی چاول پر ملنے والے بلند پریکیم کے پیش نظر یہ رجحان سخت باعث تشویش ہے۔

جدول 2.5: پنجاب میں چاول						
رقبہ ہزار ہیکٹر، پیداوار ہزار ٹن						
باستی		دیگر		کل		
رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	
1,548	2,602	430	1,041	1,978	3,643	2008-09ء
1,414	2,475	518	1,238	1,932	3,713	2009-10ء
1,334	2,365	433	1,019	1,767	3,384	2010-11ء
1,121	1,889	593	1,388	1,714	3,277	2011-12ء
984	1,743	716	1,718	1,700	3,461	2012-13ء

ماخذ: زرعی شماریات پاکستان اور کراپ رپورٹنگ سینٹر پنجاب



گنا

رواں سال بارشوں نے گنے کی فصل کو فائدہ پہنچایا ہے۔ ابتدائی اشارے یہ ہیں کہ گنے کی پیداوار اپنے 59 ملین ٹن ہدف کے مقابلے میں 62 ملین ٹن ہوئی ہے۔

تاہم مقامی قیمتوں میں کمی سے کاشتکاروں کو نقصان پہنچا ہے (شکل 2.1)۔ مزید برآں صوبوں میں کم سے کم قیمت خرید کے دیر سے اعلان کے باعث گنے کی کٹائی میں تاخیر ہوئی جس کی وجہ سے کاشتکار

اپنی سرمایہ کاری کی وصولی بروقت نہیں کر سکے۔<sup>32, 33</sup> اس کی وجہ سے شوگر ملوں کی طرف سے کچل کاری میں بھی دیر ہوئی۔ یہ اطلاعات بھی ہیں کہ مل مالکان نے ابھی تک کسانوں کے پچھلے سال کے واجبات پورے ادا نہیں کیے ہیں۔ رسدی زنجیر کے ان مسائل کے باوجود گنے کی فصل سے

29 سپارکو کے مطابق شدید بارشوں کے باعث 0.4 ملین ٹن چاولوں کا نقصان ہوا، زیادہ تر سندھ میں۔

30 اری چاول کی کٹائی عموماً ستمبر میں شروع ہوتی ہے جبکہ دیگر بہتر اقسام کے چاولوں کی کٹائی اکتوبر اور نومبر میں شروع ہوتی ہے۔

31 اری چاول کے مقابلے میں مخلوط قسم کے چاول کی منڈی میں کم قیمت ہوتی ہے کیونکہ اس میں ٹونے چاول کا تناسب زیادہ ہوتا ہے اور دانے کا سائز کم زیادہ ہوتا ہے۔

32 اندازہ ہے کہ چینی کی ملیں رواں سال اعلان کردہ 170 روپے فی 40 کلوگرام سے کم قیمت پر گنا خرید رہی ہیں۔

33 صوبائی حکومتیں عام طور پر گنے کی خریداری کے لیے کم از کم قیمت کا اعلان تمبر کے نصف آخر میں کرتی ہیں۔ رواں سال یہ اعلان آخر اکتوبر 2012 تک مؤخر ہوا۔

جدول 2.6: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سال بسال نمو (جولائی تا ستمبر)				
فیصد				
م 13ء	م 12ء	م 11ء	وزن	اجناس کا گروپ
3.6	7.7	2.8	41.1	صارفی اشیا
14.0	-31.3	4.2	3.3	اشیائے سرمایہ
7.9	-5.0	-9.9	12.3	تعمیراتی سامان
-5.5	3.7	-5.9	43.3	دیگر متوسط اشیا
1.0	3.2	-2.5	100.0	مجموعی ایل ایس ایم
3.0	3.0	-2.3	93.7	نفی کھاد
3.5	2.9	-3.0	89.7	نفی کار اور کھاد
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، اسٹیٹ بینک کا تخمینہ				

زراعت کی نمو کو تقویت اور پاکستانی برآمدات کو مدد ملے گی۔

**گندم**  
گندم کی فصل ابھی بوائی کے مرحلے میں ہے۔ اگرچہ گنے کی کٹائی میں تاخیر کے باعث کچھ علاقوں میں گندم کی بوائی دیر سے ہوئی تھی تاہم وقت پر بارشوں، خام مال کی قیمت میں قدرے استحکام اور گندم کی امدادی قیمت 1050 روپے سے بڑھا کر 1200 روپے فی 40 کلوگرام کیے جانے سے فصل کو مدد ملنے کی توقع ہے۔

### 2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

م 13ء بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کچھ بہتری کے ساتھ شروع ہوا۔ اہم بات یہ ہے کہ گذشتہ سال کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں اشیا سرمایہ اور تعمیراتی سامان کے اہم ذیلی شعبوں میں خاصی نمو دیکھی گئی (جدول 2.6)۔ لیکن کچھ اہم صنعتوں جیسے کھاد، کاریں اور گھریلو برقی اشیا میں ساختی اور پالیسی مسائل کی وجہ سے مجموعی نمو کم ہوئی اور گذشتہ مالی سال کی نسبت م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 2.2 فیصدی درجے گھٹ گئی۔<sup>34</sup> تاہم کھاد اور گاڑیوں کو نکالنے کے بعد بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو پچھلے سال سے بہتر ہے جس سے ہمارے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ طلب کی صورتحال وسیع الہنیاد ہے۔ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں سب سے زیادہ کمی کھاد کے شعبے کے باعث ہوئی۔ اس سہ ماہی میں پیداوار 27.0 فیصد کم ہو کر پوری صنعت کی استعداد کے تقریباً نصف پر آگئی جس کی وجہ قدرتی گیس کی فراہمی میں مستقل نہ تھی۔ قدرتی گیس کھاد کے لیے خام مال کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور م 11ء سے قدرتی گیس کا استعمال وجہ تنازع رہا ہے کیونکہ دو نئے پلانٹس کے کام شروع کرنے سے طلب میں اضافہ ہو گیا جبکہ نیٹ ورک پر پہلے ہی دباؤ تھا۔ پریشان کن بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ بگڑتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ طلب اور رسد کے درمیان فرق اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس صنعت کو م 11ء سے قبل ملنے والے ایندھن کا حصہ نہیں مل رہا ہے۔ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کی پیداوار گذشتہ پانچ برسوں کی پست ترین سطح پر تھی۔

کھاد کے رسدی مسائل کے برخلاف گاڑیوں کے شعبے میں، جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں دوسری بڑی رکاوٹ ہے، متنوع مسائل تھے۔ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کاروں، جیپوں اور موٹر سائیکلوں کی پیداوار 8.9 فیصد گر گئی۔ چنانچہ اس سہ ماہی میں فروخت میں بھی 29.5 فیصد سال بسال کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران اس میں 26.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم گہرے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر تین عوامل کو پیش نظر رکھا جائے تو فروخت میں یہ کمی اتنی شدید نہیں: <sup>35</sup>

<sup>34</sup> بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کھاد، گاڑیوں اور گھریلو استعمال کی اشیا کا مجموعی وزن 11.4 فیصد ہے۔

<sup>35</sup> پہلی گیس اکسیم اور چھوٹی کاروں کے جز میں دو ماڈلوں کے خاتمے کے عوامل کو منہا کیا جائے تو م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فروخت میں 5.1 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 7.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

(1) زیادہ پرانی استعمال شدہ کاروں کی درآمد کی اجازت سے ملک میں درآمد شدہ گاڑیاں بڑھ گئیں۔ جولائی تا نومبر م س 13ء کے دوران استعمال شدہ کاروں کی درآمد بڑھ کر 25005 پونٹس ہو گئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 16203 پونٹس تھی۔

(2) م س 12ء میں پنجاب حکومت کی ”یلو کیب“ اسکیم سے پچھلے سال 20 ہزار گاڑیاں فراہم ہوئی تھیں جس نے م س 13ء میں کردار ادا نہیں کیا۔ اس ایک عامل کو منہا کر دیا جائے تو اس سہ ماہی میں مقامی طور پر تیار کردہ گاڑیوں کی فروخت 10 فیصدی درجے بڑھی۔

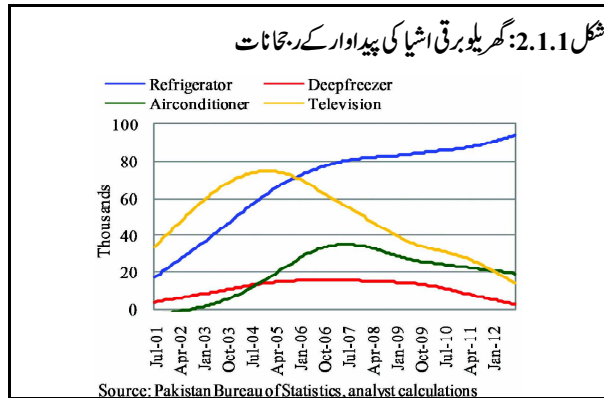
(3) چھوٹی کار کے جزیں یورو II کے معیارات پر عملدرآمد کے لیے اس سال تین ماڈلز میں سے دو کی پیداوار کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ م س 09ء تا م س 11ء کے دوران ان دو کار ماڈلز (کورے اور آئٹو) کا منڈی میں حصہ اوسطاً 44 فیصد تھا۔

مجموعی طور پر گاڑیوں کی پیداوار میں کمی کو منفی طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

صارفی برقی اشیا میں اہم گھریلو اشیا جیسے ایئر کنڈیشنر اور ٹیلی ویژن سیٹ کی ملکی پیداوار میں کمی آرہی ہے اور گوکہ تعمیرات میں اضافہ ہوا ہے تاہم ضمنی سامان جیسے روشنی کے فلپس کی پیداوار جمود کا شکار ہے۔ اگرچہ اس فرق کو پورا کرنے کے لیے درآمدات بڑھی ہیں تاہم اس سے ملکی پیداوار میں کمی زائل نہیں ہوئی۔ باکس 2.1 میں اس بے قاعدگی پر مزید تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

ان چند منفی عوامل کے سوا زیادہ تر دیگر صنعتیں م س 12ء کی کچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں بہتری کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔

مثال کے طور پر نجی تعمیراتی سرگرمی میں تیزی، جو سینٹ کی ترسیل اور لوہے اور تعمیراتی مشینری کی درآمد میں اضافے سے عیاں ہے، پاکستان کی



2.1: صرف کامعمہ - گھریلو برقی اشیا کا معاملہ

صرف کی طلب کے اظہار کے لیے حیران کن ہیں۔ اگرچہ صارفی پائیدار اشیا کی درآمدات، خوراک کی پروسیسنگ کی نئی صنعتوں کے قیام اور تعمیراتی سرگرمیوں میں پائیدار نمونے سے صرف کی بلند طلب ظاہر ہوتی ہے لیکن دوسری جانب گاڑیوں اور گھریلو برقی اشیا کی پیداوار میں، جو صرف کی طلب کے سب سے زیادہ حساس اجزاء ہیں، منفی نمود دیکھی گئی۔

گھریلو برقی اشیا میں شامل چار بڑے اجزاء میں سے تین کی طویل مدتی پیداوار کچھ برسوں سے گھٹ رہی ہے (شکل 2.1.1)۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ڈیپ فریژر اور ٹیلی ویژن کی پیداوار تقریباً ختم ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ دہائی کے دوران کچھ پیش رفتی اشیا

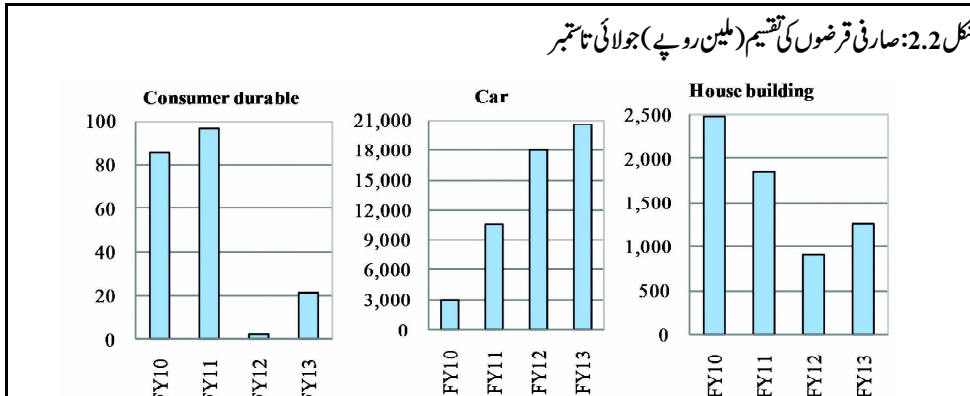
سازوں نے، خاص طور پر نجی ٹیکنالوجی کے آنے کی وجہ سے، الیکٹرانکس کا کاروبار بند کر دیا کیونکہ وہ مزید سرمایہ نہیں لگانا چاہتے تھے۔ مثال کے طور پر جب 2000ء کے عشرے کے اوائل سے ایل سی ڈی ٹیکنالوجی متعارف کروائی گئی تھی تبھی سے ٹیلی ویژن کی پیداوار کم ہونا شروع ہو گئی تھی کیونکہ سرمایہ کاروں کی نظر میں ایل سی ڈی ٹیکنالوجی پاکستان جیسی چھوٹی سی منڈی کے لیے مہنگا پیداواری کاروبار تھا۔ اسی طرح 2000ء کی دہائی کی نصف آخر میں توانائی بچانے والے بلبلوں کی درآمد سے مقامی بلب ساز صنعت کو نقصان پہنچا۔

لیکن یہ الگ معاملہ ہے کہ گھریلو طلب کم ہو رہی ہے۔ کئی اظہاریوں سے مختلف تصویر سامنے آتی ہے۔ مثال کے طور پر اسی مدت میں دیگر صارفانی پائیدار اشیا (جیسے گاڑیوں اور ریفریجریٹر) کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور درآمدات بھی بڑھتی رہی ہیں۔

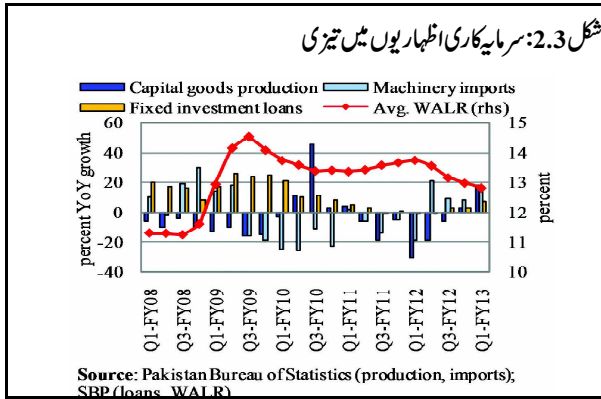
کاروبار مالکان الیکٹرانکس کی مقامی طلب میں کمی کی ایک وجہ درآمدی مسابقت بتاتے ہیں۔ درحقیقت بلند کسٹم ڈیوٹی کے باوجود گزشتہ چند برسوں میں ٹیلی ویژن، برقی پنکھوں، ایئر کنڈیشنر اور لائٹنگ کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ منقولی شواہد یہ بھی بتاتے ہیں کہ پڑوسی ممالک سے ان اشیا کی بڑے پیمانے پر اسٹاکنگ ہوتی ہے۔

آخر اچازب توانائی اشیا (ایئر کنڈیشنر اور ڈیپ فریجر) کے معاملے میں یہ ممکن ہے کہ توانائی کی شدید قلت کے ساتھ گزشتہ چند برسوں میں ان کی قیمتوں کو معقول سطح پر لانے سے صارفانی روپیوں میں نمایاں تہذیب آئی ہے۔

شکل 2.2: صارفانی قرضوں کی تقسیم (ملین روپے) جولائی تا ستمبر



شکل 2.3: سرمایہ کاری اظہاریوں میں تیزی



Source: Pakistan Bureau of Statistics (production, imports); SBP (loans, WAGR)

اشیا سازی کی نمو کا اہم محرک معلوم ہوتی ہے۔ خاص طور پر تعمیراتی سامان کی پیداوار (جن کا بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مجموعی وزن 12.3 فیصد ہے) میں اس سہ ماہی کے دوران 7.9 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔<sup>36</sup> حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اب یہ شعبہ توانائی کی قلت کے اثرات سے محفوظ معلوم ہوتا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ شیشے اور فولاد کے شعبوں کے بیشتر پلانٹ اپنی پیداوار بڑھانے کے لیے تدریج اپنی بجلی پیدا کرنے لگے ہیں۔ یاد رہے کہ

سیمنٹ کے پلانٹ 2000ء کی دہائی کے اوائل ہی میں کونکے پر منتقل ہو چکے ہیں۔

صارفانی اشیا کی صنعتوں کے معاملے میں اس سہ ماہی میں ایک عنصر جس کا طلب پر مثبت اثر پڑا تھا وہ ہے زری نرمی جو اگست 2011ء میں شروع ہوئی۔ قرض گاری کی شرح میں کمی کے ساتھ گزشتہ سال کے دوران صارفانی مالکاری میں نظر آنے والی کمی، خصوصاً مکان کی تعمیرات اور صارفانی پائیدار اشیا کے شعبوں میں، معلوم ہوتا ہے کہ اپنی زیریں حد تک پہنچ گئی ہے (شکل 2.2)۔

<sup>36</sup> باضابطہ کمپنیاں بنیادی تعمیراتی سامان (مثلاً، سیمنٹ، اسٹیل) فراہم کرتی ہیں لیکن بیشتر تعمیراتی سرگرمیاں ابھی تک بے ضابطہ شعبے کے ماتحت آتی ہیں۔



جدول 2.7: منتخب مشینری کی درآمدات (جولائی تا ستمبر)			
ملین ڈالر			
اشیا	م 11ء	م 12ء	م 13ء
ٹیکسٹائل مشینری	103.3	97.0	116.2
جزیر	72.8	53.2	75.7
اسٹیل	5.2	7.2	8.7
پیکجنگ	6.4	4.6	6.9
بوائلر	1.5	5.1	6.2
غذائی پروسیسنگ	4.7	5.8	5.9
کاغ سازی	15.3	3.3	4.3
ٹرانسفارمر	6.7	1.3	3.3
شیشہ سازی	0.8	0.4	1.6
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

ایک اور مثبت پیش رفت سرمایہ کاری میں اضافہ ہے جو بلند شرح کے معین قرضوں، مشینری کی درآمدات اور سرمایہ اشیا کی ملکی پیداوار سے ظاہر ہوتی ہے (شکل 2.3)۔ اس طلب کے دو محرک ہیں:

1- اشیائے سرمایہ کی پیداوار میں اضافے کا سبب زرعی شعبے (ٹریکٹر اور زرعی آلات) اور کمرشل گاڑیوں کی بلند طلب ہے۔

2- شرح سود میں کمی سے کمپنیوں کو اپنے قرضوں کے جزدان کی تشکیل نو زیادہ سازگار طور پر کرنے میں مدد ملتی ہے۔ کمپنیوں کی

طرف سے گراں قرضوں کی واپسی کے باعث ماکاری کی لاگت بھی، جو مجموعی منافع کو متاثر کرتی ہے، کم ہو جاتی ہے۔ اس سے زیادہ مناسب شرح پر نئے سرمایہ کاری اخراجات کے لیے گنجائش بنتی ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری ٹیکسٹائل، کاغذ، شیشہ، فولاد اور غذائی اشیا کی پروسیسنگ میں مرکوز رہی۔ اس کے علاوہ پاکستان کی اشیا سازی کے شعبے کے لیے بجلی کے متبادل ذرائع کے بندوبست کو ترجیح حاصل ہے (جدول 2.7)۔

مستقبل میں کئی متوقع صورت ہائے حال صنعتی شعبے کی نمو کے لیے اچھا شگون ہے:

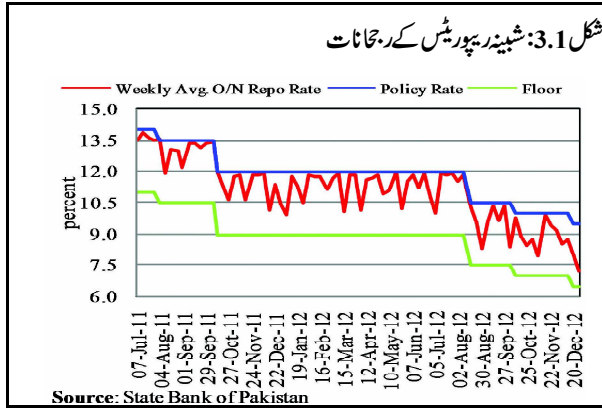
- 1- ستمبر 2012ء سے ٹیکسٹائل برآمدات بڑھنے سے سوتی دھاگے کی پیداوار کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔
- 2- نومبر 2012ء درآمدی گاڑیوں کے لیے سخت پالیسی کے اعلان سے مقامی تیار کنندہ کو ریلیف ملے گا۔ مزید یہ کہ بڑی گاڑیوں کے جز کو بھی ایک نئے ماڈل کی کار سے فائدہ ہوگا جو م 13ء کی تیسری سہ ماہی میں بازار میں آئے گا۔<sup>37</sup>
- 3- رواں سال چینی کی اچھی فصل ہونے کی توقع ہے اور اس کی پیداوار 4.8 ملین میٹرک ٹن ہونے کا امکان ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 4.8 فیصد زیادہ ہے۔
- 4- م 13ء کی دوسری سہ ماہی سے ایک بڑی کولڈ رولنگ اسٹیل مل اور طواقی اسٹیل مل (جو رولنگ مل صنعت کے لیے خام مال فراہم کرے گی) اور جہاز شکنی میں مسلسل نمو سے ملک میں نجی شعبے کو فولاد کی فراہمی بڑھے گی۔
- 5- م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں نئے موٹر سائیکل ٹائر پلانٹ کے آغاز سے مقامی ٹائر مارکیٹ کے اندر مقامی منڈی کا حصہ بہتر ہوگا۔ موٹر سائیکل کی صنعت کو درآمدی اجزا پر ڈیپوٹی میں کمی سے فائدہ ہوگا۔

37 اگرچہ پیدا کنندگان کو سخت درآمدی پالیسی سے فائدہ ہوگا تاہم صارفین کی بہبود متاثر ہوگی کیونکہ انہیں زیادہ متبادل اشیا دستیاب نہیں ہوں گی۔

تاہم مشکلات بدستور ہیں: ایک تو یہ کہ سر دیوں میں گیس کی فراہمی عموماً بدتر ہو جاتی ہے کیونکہ گھریلو طلب بڑھتی ہے۔ کھاد، شیشہ، کاغذ اور ٹیکسٹائل کے شعبے متاثر ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ سالانہ رپورٹ مالی سال 12ء میں واضح کیا گیا، شعبہ توانائی میں ساختی اصلاحات کی ضرورت ہے کیونکہ اس شعبے کی خامیاں ہماری صنعتی پیداوار کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن گئی ہیں۔ علاوہ ازیں توانائی سے متعلق سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی عملی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ہم بجلی اور گیس کے معقول نرخ مقرر کرنے کی سفارش کرتے ہیں تاکہ توانائی کی بچت کی حوصلہ افزائی ہو۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت کو روایتی اور متبادل ایندھن کے شعبوں میں استعداد میں اضافہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ توانائی کے مسائل کا طویل مدتی حل برآمد ہو سکے۔

## 3 گرائی اور زری پالیسی

### 3.1 عمومی جائزہ



مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم پیش رفت گرائی میں مسلسل کی تھی۔ دو برسوں تک دوہندسی رہنے کے بعد عمومی گرائی مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں گر کر 9.1 فیصد ہو گئی جو مالی سال 12ء کی اسی مدت میں 11.5 فیصد تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ صارفی اعتماد کے متعلق اسٹیٹ بینک کے سروے سے گرائی کی توقعات میں کچھ نرمی کی تصدیق ہوتی ہے۔

گرائی کے باوجود میں ہونے والی اس کمی کے ساتھ خاصی تاخیر سے موصول ہونے والے اتحادی سپورٹ فنڈ کے باعث بیرونی کھاتے کو سہارا ملا اور مرکزی بینک کو شرح سود میں کمی کا موقع فراہم ہوا۔<sup>38</sup> اسٹیٹ بینک نے اگست 2012ء میں پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس کمی کرتے ہوئے اسے 10.5 فیصد کر دیا جس کے بعد اکتوبر اور دسمبر 2012ء میں بالترتیب 50 اور 50 بی پی ایس کٹوتی کی گئی (شکل 3.1)۔

ان اشاروں کے باوجود پوری سہ ماہی کے دوران بازاری سیالیت قدرے دشواری میں رہی۔ مالیاتی حکام نے کمرشل بینکوں سے بھاری قرض گیری کی اور حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو کچھ قرضے کی واپسی کے باعث بازاری سیالیت کم ہو گئی۔ اسے صحیح تناظر میں اس طرح دیکھا جاسکتا ہے کہ حکومت نے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 564 ارب روپے کا ریکارڈ قرضہ لیا اور اسٹیٹ بینک کو 412 ارب روپے واپس کر دیے۔ اس طرح عملاً یہ رقم بینکاری نظام سے وصول کر لی گئی۔<sup>39</sup>

اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کو قرضے کی واپسی سے حکومت ترمیم شدہ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت مرکزی بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حدود کو صرف تک رکھنے میں کامیاب رہی تھی۔

یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ کمرشل بینک نجی شعبے کو قرض دیتے ہوئے خطرہ قرض کی بلند سطح فرض کرتے ہیں جبکہ حکومت کو قرضے دینا بے خطر ہوتا ہے اور

<sup>38</sup> مئی 07ء سے سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں مسلسل کمی آرہی ہے اور مئی 12ء میں یہ 12.5 فیصد کی بہت سطح پر پہنچ گیا تھا (دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مئی 12ء)۔  
<sup>39</sup> یہ قرض اصل نقد کی بنیاد پر ہیں جو حکومت نے پرائمری بنیادیوں میں قرضے کے اجراء کے ذریعے حاصل کیے۔ ضروری نہیں کہ یہ اعداد و شمار جدول 3.1 میں دکھائے گئے ذریعہ مجموعوں کے مطابق ہوں کیونکہ اس جدول میں حکومتی قرض گیری کی بازاری قیمت میں آئندہ کسی تبدیلی کا اثر بھی شامل ہے۔

جدول 3.1: زری مجموعے (جولائی تا ستمبر)				
بہاؤ ارب روپے، ہونو فیصد میں				
مجموعی بہاؤ		نمو		
م12ء	م13ء	م12ء	م13ء	
-21.0	54.0	-0.3	0.7	زروی (2)
-82.7	11.8	-10.6	2.2	خالص بیرونی اثاثے
-53.3	-4.3	-8.7	-1.1	اسٹیٹ بینک
-29.4	16.0	-17.7	11.6	جدولی بینک
61.8	42.2	1.0	0.6	خالص ملکی اثاثے
120.8	101.7	11.6	6.8	اسٹیٹ بینک
-59.0	-59.4	-1.2	-1.1	جدولی بینک
جس میں				
179.6	159.0	5.9	3.7	حکومتی قرض گیری
184.4	152.5	7.1	4.0	اعانت میزانیہ کے لیے
-101.9	-399.4	-8.5	-23.4	اسٹیٹ بینک
286.3	551.9	20.4	26.4	جدولی بینک
-2.8	9.0	-0.7	2.1	اجناسی کارروائیاں
-63.4	-69.4	-1.8	-1.9	غیر سرکاری شعبہ
-88.7	-84.9	-2.8	-2.5	نئی شعبے کو قرضہ
25.2	15.5	6.5	6.0	پنل ایس ایز کو قرض
-54.4	-47.4	8.3	5.9	دیگر مددیں خالص
یادداشتی 2: فنڈ کی بنیاد پر حکومتی قرض گیری				
160.8	151.5	-	-	بینکاری نظام
-103.5	-412.1	-	-	اسٹیٹ بینک
264.3	563.6	-	-	جدولی بینک
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

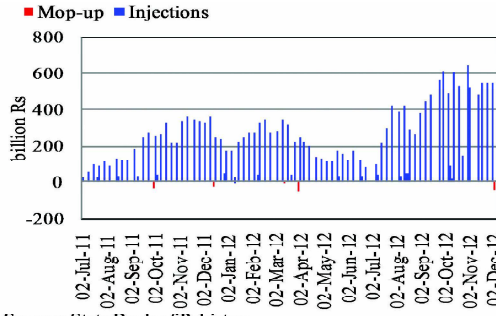
اس سے بینکوں کے بہ وزن اثاثوں میں بہتری آتی ہے۔ ان حالات میں میزانی مالکاری کی بلند طلب کے باعث کمرشل بینکوں کو نئی شعبے سے لا تعلق رہنے کی ترغیب ملتی ہے۔ یہ خدشہ بھی ان عوامل میں شامل تھا جنہوں نے مالی سال 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو زری پالیسی میں مزید نرمی کا موقع فراہم کیا۔

تاہم پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتیوں کی توقعات کے باعث کمرشل بینکوں نے جارحانہ انداز میں حکومت کے ششماہی و بارہ ماہی ٹی بلز، پی آئی بیز اور اجارہ صکوک میں سرمایہ کاری شروع کردی۔ اس سہ ماہی میں بینکوں سے حکومتی قرض گیری کے خاکہ عرصیت میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔ خاص طور پر آخر جون 2012ء تک سہ ماہی ٹی بلز میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری کی مجموعی سطح 26.4 فیصد تھی جو آخر ستمبر 2012ء میں گر کر صرف 7.1 فیصد رہ گئی۔<sup>40</sup>

اسٹیٹ بینک کو قرضے کی واپسی سے سیالیت جذب ہوئی اور بینک امانتوں کی نمو کی آئی۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی نے بین الینک سیالیت پر دباؤ میں اور اضافہ کر دیا۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت فراہم کی (شکل 3.2)۔ سیالیت کی فراہمی کے ساتھ پالیسی ریٹ میں کمی نے ششماہی کراچی انٹر بینک آفر ریٹ (کابور) میں کمی کردی۔ کابور نئی شعبے کے کاروباری قرضوں کی قیمت متعین کرنے کا نشانہ ہے، جس میں جولائی تا نومبر مالی سال 13ء کے دوران 256 بی پی ایس کی واقع ہوئی۔ اسی طرح نئے قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں بھی جولائی تا نومبر مالی سال 12ء کے دوران 222 بی پی ایس کی دیکھی گئی۔

40 مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں سہ ماہی ٹریڈری بلز کی خالص قبولیت میں 447.7 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ ششماہی اور بارہ ماہی ٹی بلز بالترتیب 587.7 ارب روپے اور 270.5 ارب روپے حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

شکل 3.2: اسٹیٹ بینک کی مداخلت



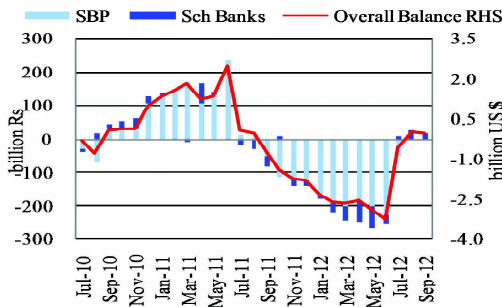
Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ زیر جائزہ سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضہ کی کارکردگی کمزور رہی تاہم کچھ حوصلہ افزا علامات دیکھنے میں آئی ہیں۔ خصوصاً، مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے کاروبار نے 39.5 ارب روپے کے قرضوں کی خالص واپسی کی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 95.3 ارب روپے کی خالص واپسی کے مقابلے میں کم ہے۔ بیشتر حالیہ واپسی جاری سرمائے اور تجارتی مالکاری کی مد میں کی گئی۔ معین سرمایہ کاری قرضوں (یعنی ایک سال سے زائد میعاد والے قرضوں) میں سہ ماہی کے دوران 5.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 22.4 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی۔ مؤخر الذکر سے بظاہر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں کچھ بہتری آئی ہے۔<sup>41</sup>

### 3.2 زری مجموعوں کی صورتحال<sup>42</sup>

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زری وسیع (زرر) میں 0.7 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 12ء کی اسی سہ ماہی میں 0.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں اور خالص ملکی اثاثوں دونوں نے ہی زری 2 کی نمو میں حصہ لیا (شکل 3.3) جبکہ گذشتہ برس خالص بیرونی اثاثوں میں کمی نے خالص ملکی اثاثوں میں نمایاں اضافے کا اثر زائل کر دیا تھا۔

شکل 3.4: بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے



Source: State Bank of Pakistan

41 کاروں اور کھاد کے علاوہ جولائی تا ستمبر 13ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 3.5 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.9 فیصد تھی۔

42 اس سیکشن کی بحث صرف سال کی پہلی سہ ماہی تک محدود ہے۔

مالی سال 12ء میں مسلسل کمی کے بعد مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافہ دیکھا گیا (شکل 3.4)۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے زیادہ تر کمرشل بینکوں کے وجہ سے بڑھے کیونکہ کارکنوں کی ترسیلات زر اور جز دانی سرمایہ کاری میں کچھ اضافے سے ان کے زرمبادلہ کی تحویل میں اضافہ ہو گیا تھا۔ دوسری جانب اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں سہ ماہی کے دوران 1.1 فیصد کمی واقع ہوئی حالانکہ اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ میں 1.1 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے (شکل 3.4)۔

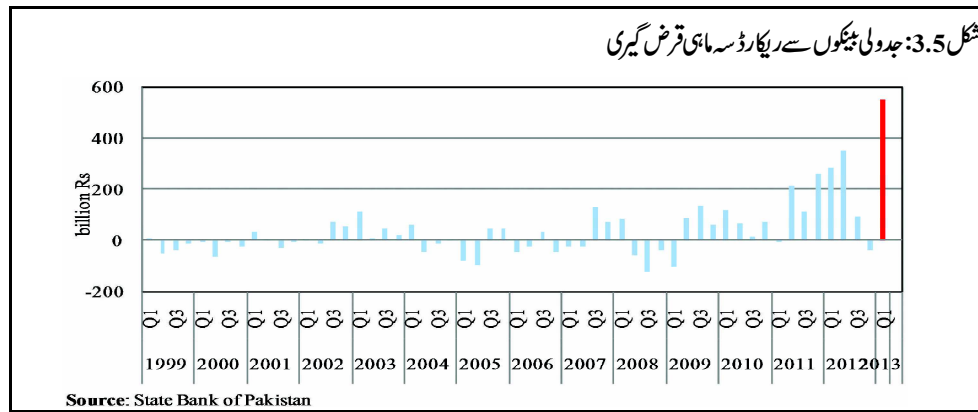
### خالص ملکی اثاثے

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو کم ہو کر 0.6 فیصد رہ گئی جو مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.0 فیصد تھی (جدول 3.1)۔

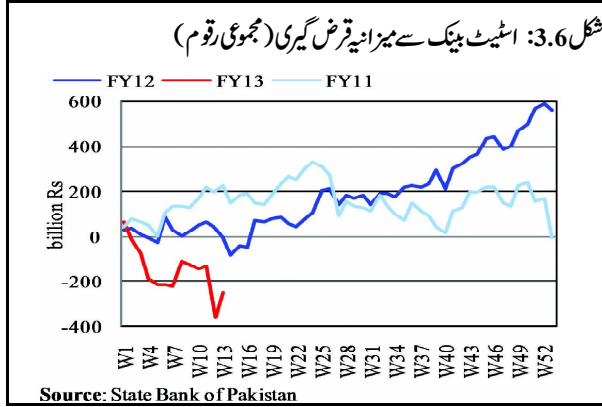
### اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اعانت میزانیہ کے لیے مجموعی حکومتی قرض گیری گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں کم تھی (جدول 3.1)۔ تاہم ان اعداد و شمار کے اندر قرض گیری کے ماخذ میں اہم تبدیلی مخفی ہے یعنی حکومت نے پہلی سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک سے لیا گیا قرضہ واپس کرنے کے لیے کمرشل بینکوں سے بھاری قرضہ لیا تھا۔

اس طرح اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم کی آمد اور قومی بچت اسکیموں کے ذریعے غیر بینک ماکاری کی دستیابی بڑھنے کے باوجود کمرشل بینکوں پر حکومتی انحصار میں اضافہ ہو گیا۔<sup>43</sup> خاص طور پر حکومت نے سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے (نقد بنیاد پر) 564 ارب روپے کا قرضہ لیا جو کسی بھی ایک سہ ماہی کی بلند ترین سطح ہے (شکل 3.5)۔



<sup>43</sup> حکومت نے سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں سے خالص 154.4 ارب روپے حاصل کیے جو س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں حاصل ہونے والے 54.3 ارب روپے کے مقابلے میں دگنی رقم تھی۔



اس وجہ سے حکومت ترمیم شدہ ایس بی پی ایکٹ کے مطابق مرکزی بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حد کو صفر تک رکھنے میں کامیاب رہی۔ دراصل حکومت نے اسٹیٹ بینک سے لیا گیا 412 ارب روپے کا قرضہ واپس کر دیا (شکل 3.6)۔

کمرشل بینکوں سے زیادہ رقم حاصل کرنے کے لیے وفاقی حکومت نے نیلامی میں اکثر اعلانیہ ہدف سے زائد رقم کی پیشکشیں قبول کر لیں (جدول 3.2)۔

سہ ماہی کے دوران بچتوں میں خالص کمی کے باوجود بینک حکومت کو قرضہ دینے میں دلچسپی لے رہے تھے۔<sup>44</sup> اس کے نتیجے میں منڈی میں جنگ پیدا ہوئی اس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت فراہم کرنے پر مجبور ہو گیا تاکہ بازار زر ہموار انداز میں کام کرتے رہیں۔

جدول 3.2: ٹی ٹی نیلامیاں						
ارب روپے						
م 13ء			م 12ء			
خالص قبول کردہ	خالص پیشکش	خالص ہدف	خالص قبول کردہ	خالص پیشکش	خالص ہدف	
228.6	360.5	3	142.2	213.1	88.5	جولائی
-25.1	14.7	-14.6	123.4	191.7	54	اگست
207.1	545.4	24.4	78.8	206.7	12.9	ستمبر
410.6	920.6	12.8	344.4	611.5	155.4	کل
* تکمیل عرصیت کی رقم منہا کر کے						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

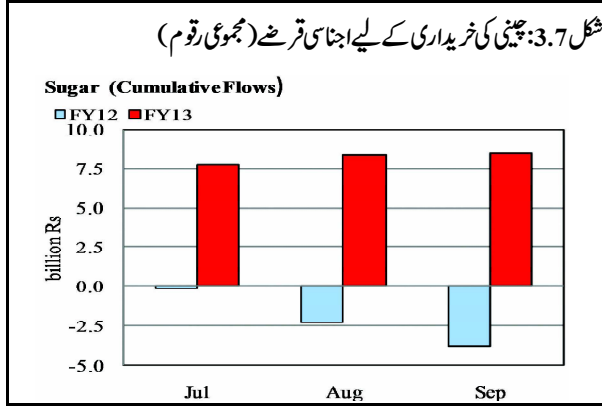
سرکاری شعبوں کے کاروباری اداروں کے قرضے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سست روی کا شکار ہو کر 15.5 ارب روپے ہو گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 25.2 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ تقریباً تمام قرضہ ایک تیل کی بازار کار کپنی اور سرکاری شعبے کی ایک اسٹیل مل نے لیا تھا۔<sup>45</sup>

#### اجناس کی مالکاری

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اجناس کی مالکاری میں 9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.8 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ اس اضافے کی وجوہات میں گزشتہ موسم میں دیے گئے گندم کے قرضوں کی خالص واپسی میں سست روی

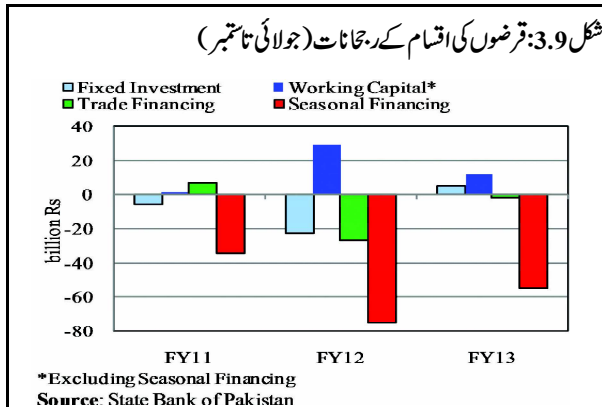
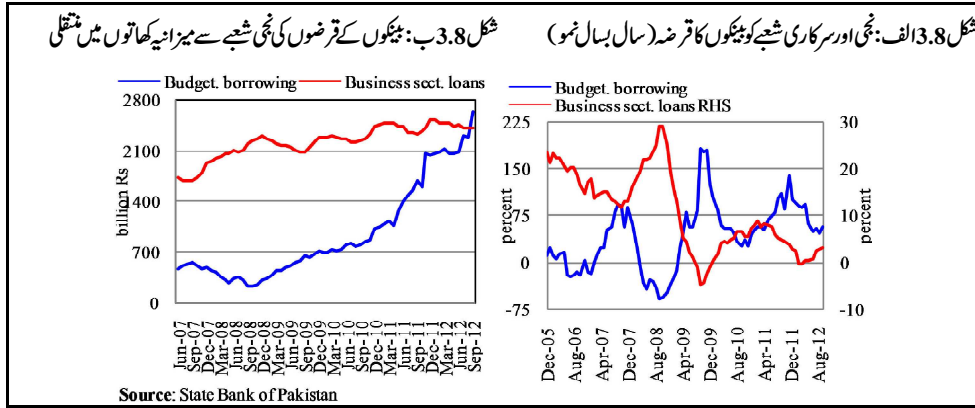
<sup>44</sup> مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی امانتوں میں 0.5 فیصد کمی ہوئی۔

<sup>45</sup> تیل کی بازار کار کپنی نے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 14 ارب روپے کا قرضہ لیا جس میں سے 12 ارب روپے جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حاصل کیے گئے تھے۔ سرکاری شعبے کی اسٹیل مل کا قرضہ کاہنہ کی اقتصادی کمیٹی (ای سی سی) کی جانب سے جولائی 2012ء میں منظور کیے جانے والے تیل آؤٹ پکٹنج کا حصہ تھا۔ یہ ایک میعاد کی قرضہ تھا جسے لینے کا مقصد خام مال کی درآمد کے لیے ایل سی کھولنا اور کپنی کے جاری اخراجات کو پورا کرنا تھا۔



اور چینی و کھاد کی خریداری کے لیے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے 17.6 ارب روپے کا نیا قرضہ شامل ہیں (شکل 3.7)۔

گندم کی مالکاری کی واپسی ست روی کا شکار رہی کیونکہ آٹے کی ملوں نے حکومت کے بجائے براہ راست کاشتکاروں سے زیادہ ذخیرے خرید لیے۔<sup>46</sup> بلوچستان کا محکمہ خوراک بروقت



خریداری شروع نہیں کر سکا جبکہ زراعت کے باعث قابل وصولی رقوم میں اضافہ اور مختلف صوبائی محکموں کی جانب سے فروخت کی وصولیوں میں تاخیر بھی اس کی وجوہات میں شامل تھیں۔ اجناسی قرضوں کی خود تصفیاتی (self liquidating) نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے حالیہ برسوں کے دوران واجب الادا رقوم میں بتدریج اضافے سے ایک اور گردش قرضے کے مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

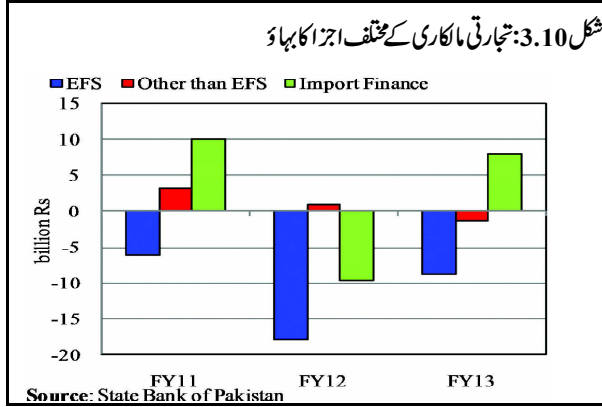
<sup>46</sup> عام طور پر جب آٹے کی ملیں کاشت کاروں سے براہ راست زیادہ ذخیرہ خریدتی ہیں تو بعد کے مہینوں میں صوبوں کے محکمہ ہائے خوراک کی جانب سے گندم کے ذخیرے کے اجراء میں تاخیر ہو جاتی ہے۔



جدول 3.3: نجی شعبے کے قرضے (جولائی تا ستمبر)								
ارب روپے								
تجارتی مالکاری		مستحق سرمایہ کاری		جاری سرمایہ		مجموعی قرضے		
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	
-2.2	-26.8	5.6	-22.4	-43.2	-46.2	-39.6	-95.3	تجارتی شعبے کے قرضے
-0.1	-0.2	1.7	0.1	5.1	6.5	6.7	6.3	زراعت
-1.7	-12.2	0.5	-7.1	-46.1	-61.7	-47.4	-81.0	اشیا سازی
-3.9	-0.3	4.5	-2.9	-42.6	-51.8	-42.1	-55.0	غذا اور مشروبات
0.8	0.9	2.9	-1.9	-28.5	-35.4	-24.7	-36.4	پیشہ
-2.6	-12.6	-6.1	-3.1	-16.2	-28.7	-25.0	-44.5	ٹیکسٹائل
1.3	-5.3	-1.1	-5.9	-12.2	-20.6	-11.9	-31.7	اسپینگ
-0.4	-2.8	-2.0	3.1	-2.0	-7.1	-4.4	-6.8	ویٹنگ
-1.1	0.3	1.1	-0.1	5.7	0.0	5.7	0.2	قائمین اور دریاں
0.0	1.0	2.3	-1.9	-2.2	10.5	0.2	9.6	صاف شدہ پٹرولیم کی مصنوعات
-1.0	-0.9	-1.3	-0.4	10.1	-3.2	7.7	-4.5	کھادیں
2.2	-0.1	2.2	-0.1	0.2	0.2	4.5	0.0	پلاسٹک کی مصنوعات
-1.9	0.8	-0.5	0.6	-0.7	-0.6	-3.2	0.7	سینٹ
2.6	0.5	-0.2	0.8	1.4	5.4	3.8	6.7	اساسی دھاتیں
1.2	0.8	-0.1	0.3	-0.9	1.6	0.3	2.7	برقی مشینری
-0.1	0.7	-0.2	-2.4	-0.8	3.5	-1.1	1.8	بکلی کا سامان
1.4	-0.6	0.0	0.0	1.1	-0.2	2.5	-0.8	جہاز رکنی
0.0	-0.2	1.7	-2.1	-0.8	10.3	0.9	8.0	بکلی کی پیداوار
0.1	0.2	0.9	-1.6	-1.7	-1.8	-0.6	-3.2	تعمیرات
-3.3	-3.4	2.2	0.0	1.7	-1.7	0.6	-5.2	تجارت اور خرید و فروخت
0.4	-1.5	2.0	0.5	0.9	-1.7	3.2	-2.7	خرید و تجارت
-0.1	-0.5	0.0	-9.8	-1.7	3.7	-1.8	-6.7	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات
-0.1	-0.1	-0.8	-11.3	-1.2	2.7	-2.1	-8.6	ٹیلی مواصلات
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

### نجی شعبے کا قرضہ

قرض گاری کی لاگت میں کمی کے باوجود نجی شعبے کے قرضوں میں نمو کمزور رہی۔ توانائی کی قلت، امن و امان کی صورتحال اور بعض شعبہ جاتی مسائل قرضے کی نمو کو کمزور کرنے کا باعث بنے۔ بینکوں کے نقطہ نظر سے بے خطر حکومتی تمسکات کی دستیابی اور قرضہ جاتی معیار سے متعلق خدشات، نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی محدود کرنے کا باعث بنتے رہے۔ یہ رویہ بینکوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی میں خاصی تبدیلی کا باعث بنا ہے اور اس کے نتیجے میں اگست 2012ء میں پہلی بار واجب الادا حکومتی قرضوں کا حجم نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں کی مقدار سے تجاوز کر گیا (شکل 3.8 ب)۔



چونکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں قرضے واپس کیے جاتے ہیں، اس لیے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضے میں 84.9 ارب روپے کی خالص کمی واقع ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں کچھ کم ہے (جدول 3.3)۔ مجموعی قرضوں میں سے نجی شعبے کے کاروباری قرضوں میں مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضوں کی واپسی کی سطح پست رہی اور 39.5 ارب روپے کے قرضے واپس کیے گئے جبکہ گزشتہ برس کی پہلی سہ ماہی میں 95.3 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔ گزشتہ برس قرض گاری میں سست روی اور نئے قرضوں میں تیزی سے اس برس قرضوں کی واپسی کی پست سطح ظاہر ہوتی ہے۔

**جدول 3.4: صارفین شعبے کو قرضے (جولائی تا ستمبر)**

مجموعی بہاؤ		ارب روپے
م 12ء	م 13ء	
-4.7	-1.7	صارفین مالکاری
-1.9	-1.1	تعمیرات مکان
-2.3	-0.2	گاڑیوں کے قرضے
-1	1.3	کریڈٹ کارڈ
0.6	-1.7	ذاتی قرضے

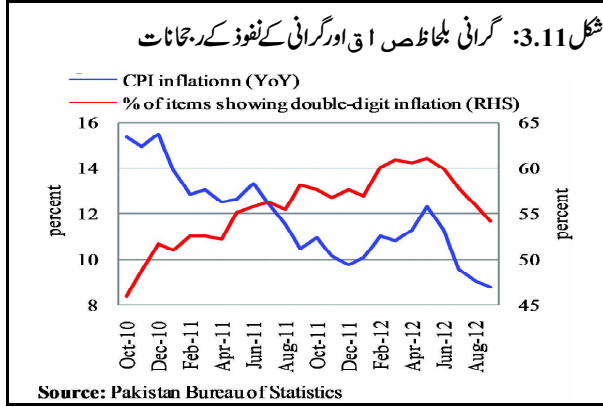
ماخذ: بینک دولت پاکستان

مزید تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیشتر رقوم جاری سرمائے کے قرضوں اور تجارتی مالکاری کی مد میں واپس کی گئیں۔ اس کے برعکس زیر جائزہ مدت کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں کے حجم میں معتدل اضافہ دیکھا گیا (جدول 3.3)۔

چینی، چاول اور کپاس کے شعبوں کی جانب سے قرضوں کی موسمی واپسی کا قرضوں کی وصولی میں بڑا حصہ ہے۔ خام مال کی قیمتوں میں کمی اور ساختی مسائل (یعنی توانائی اور بھاری ذخائر کا جمع ہونا) قرضوں میں کمی کا اہم سبب تھے، خصوصاً ٹیکسٹائل کے شعبے میں۔ چینی کے شعبے میں بھی، جو معین سرمایہ کاری قرضے حاصل کرنے والا دوسرا بڑا شعبہ ہے، مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اضافہ ہوا۔ تاہم یہ توسیع زراعت، چینی، پیٹرولیم، پلاسٹک مصنوعات اور خوردہ تجارت جیسے شعبوں میں مرکوز رہی۔

تجارتی مالکاری میں برآمدی قرضوں نے سہ ماہی کے دوران درآمدی مالکاری میں ہونے والی توسیع کا اثر زائل کر دیا (شکل 3.10)۔ برآمدی قرضوں کی طلب جہاز شکنی، لوہا و فولاد اور پلاسٹک صنعت سے آئی تھی۔<sup>47</sup>

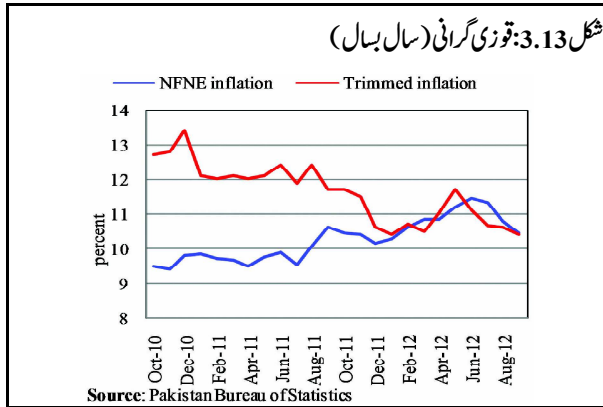
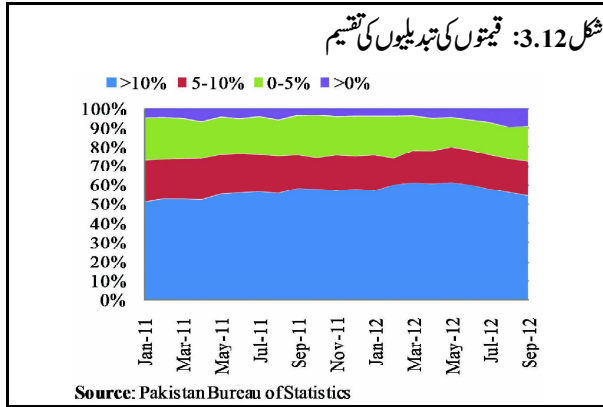
47 ایک پولیٹر فٹلم پلانٹ کے آغاز سے پلاسٹک کی صنعت میں ہر قسم کے نئے قرضوں کی طلب پیدا ہوئی یعنی جاری سرمایہ، درآمدی مالکاری اور طویل مدتی قرضے۔



مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ذاتی قرضوں کے سوا صارفی قرضوں کے تمام زمروں میں قرضوں کی خالص واپسی کم ہوئی۔ مزید برآں، کریڈٹ کارڈز کے قرضوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران خالص اضافہ ہوا تھا (جدول 3.4)۔

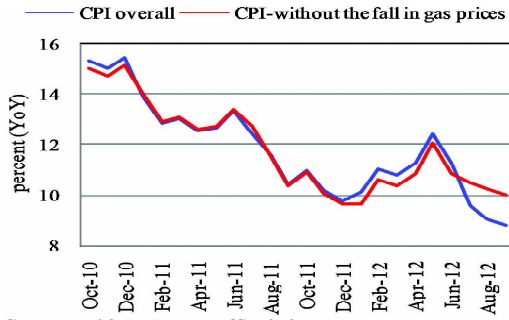
### 3.3 گرانی

سہ ماہی کے پہلے مہینے میں عمومی گرانی میں تیزی سے کمی ہوئی اور یہ رجحان اگلے دو مہینوں میں بھی جاری رہا۔ سہ ماہی کی اوسط گرانی 9.15 فیصد رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 11.48 فیصد تھی (شکل 3.11)۔ چند اجناس (پائپ لائن کی گیس، دالوں اور جلد خراب ہونے والی اشیاء) کی قیمتوں میں تیزی سے کمی گرانی کو نیچے لانے کا باعث بنی اور وسیع تر سطح پر گرانی کے دباؤ میں بھی بظاہر کمی آرہی ہے (شکل 3.12)۔



تاہم قوزی گرانی (غیر غذائی غیر توانائی اور ترشیدہ اوسط گرانی) کے دونوں پیمانوں میں اتنی تیزی سے کمی نہیں ہوئی جتنی کہ مجموعی گرانی میں ہوئی (شکل 3.13)۔ غیر غذائی غیر توانائی گرانی کے اندر کرایہ مکان میں تبدیلیاں تقریباً 7 فیصد کے گرد رہی ہیں جبکہ دوسرے گروپوں میں گرانی یا تو بتدریج کم ہوئی ہے یا مستحکم رہی ہے۔ اس کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے صارفی اعتماد کے سروے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ گرانی کی توقعات میں نرمی آنا شروع ہوگئی ہے۔ اس سہ ماہی کی ایک اہم خصوصیت توانائی کی قیمتوں میں استحکام ہے جس کا گرانی کی توقعات پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

شکل 3.14: گیس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گرانی کی توقعات میں نرمی کا ایک اہم سبب گذشتہ برس غذائی اشیاء کی قیمتوں کا مستحکم رہنا تھا۔ خاص طور پر دالوں اور چینی کی قیمتوں میں کمی آئی تھی یا پھر مستحکم رہیں۔

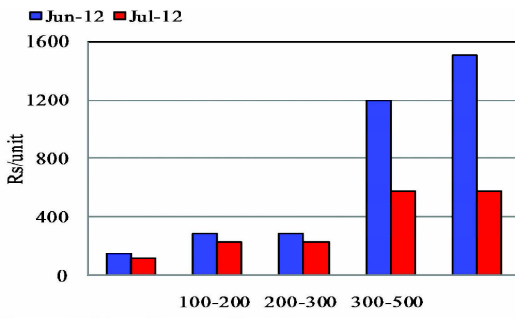
#### گیس کی قیمت میں کمی

اس سہ ماہی میں ہونے والی کمی کا بڑا سبب گیس کی قیمتوں میں کمی تھی (شکل 3.14)۔ اگرچہ اوگرا نے تمام گھرانوں کی قیمتوں میں کمی کی تھی تاہم بلند صرف والے سلسلے میں یہ کمی زیادہ تھی (شکل 3.15)۔<sup>48</sup> اس کا مطلب ہے کہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں گیس کی قیمتوں میں ہونے والی کمی ماہ بہ ماہ بنیادوں پر اندازاً 49 فیصد تھی۔ تاہم، گھرانوں کی بھاری اکثریت 300 کیوبک میٹرز قدرتی گیس سے بھی کم خرچ کرتی ہے۔ اگرچہ یہ حساب شماریاتی لحاظ سے پائیدار ہے، تاہم، 49 فیصد کی اوسط شہری گھرانوں کی نمائندہ نہیں ہو سکتی۔ اگر حکومت آئندہ مہینوں میں اس فیصلے کو واپس لیتی ہے تو پھر گرانی میں ہونے والا اضافہ بھی اتنی ہی تیزی سے ہوگا جتنی تیزی سے کمی ہوئی تھی اور یہ اوسط گھرانے کا نمائندہ نہیں ہوگا۔

#### گندم کی امدادی قیمتیں

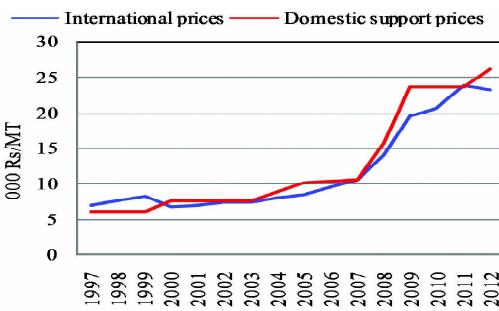
تاہم گندم کی قیمتوں کا حالیہ رجحان تشویشناک ہے۔ عالمی قیمتوں میں اضافے اور ملکی امدادی قیمتیں بڑھنے سے مقامی خوردہ اور تھوک منڈیوں میں گندم کی قیمتیں اوپر جانا شروع ہو گئی ہیں۔<sup>49</sup>

شکل 3.15: مختلف سلسلے کے گیس ٹیرف



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 3.16: گندم کی ملکی و بین الاقوامی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

<sup>48</sup> یہ اشاریہ پانچ سلسلے کی سادہ اوسط سے نکالا جاتا ہے۔

<sup>49</sup> ستمبر میں گندم کی قیمتوں میں تقریباً 5 فیصد کا ماہ بہ ماہ اضافہ ہوا جو دو برسوں میں سب سے بڑا ماہانہ اضافہ ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ گندم کی امدادی قیمت میں اضافے کا مستقبل قریب میں غذائی گرانی پر اثر پڑے گا کیونکہ گندم بنیادی غذا کا حصہ ہے اور کچھ تیار کی جانے والی غذائی اشیاء میں بھی خام مال کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

امدادی قیمت میں اضافہ حیران کن نہ تھا۔ ہمارے تجزیے کے مطابق گندم کی عالمی قیمت میں تبدیلیاں حکومت کی امدادی قیمت بدلنے کا باعث بنتی ہیں۔ مزید برآں، گذشتہ 13 برسوں میں سے 12 برسوں کے دوران گندم کی اندرون ملک امدادی قیمت اس کی عالمی قیمتوں سے بلند سطح پر رہی ہے (شکل 3.16)۔ امریکہ اور آسٹریلیا میں خشک سالی کی وجہ سے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گندم کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ہماری توقعات کے مطابق حکومت نے نومبر 2012ء میں گندم کی امدادی قیمت 150 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 1200 روپے فی کلوگرام کر دی۔ گندم کی خوردہ قیمت میں آئندہ اضافہ اور غذائی گرانی میں تیزی مستقبل قریب میں گرانی کو قابو کرنے کے حوالے سے سب سے بڑا خطرہ ہو سکتے ہیں۔

#### امکانات

تاہم پائپ لائن گیس اور سی این جی کی سرکاری قیمتوں میں کمی اور مکان کے کرایوں میں استحکام آئندہ مہینوں کے دوران گرانی کو کمزور کرنے کا باعث بنتا رہے گا۔ چنانچہ توقع ہے کہ توانائی کی قیمتیں بڑی حد تک مستحکم رہیں گی اور گندم کی امدادی قیمت بڑھنے کے باعث غذائی گرانی میں اضافہ ہوگا۔ چنانچہ گرانی کے رجحان کا انحصار مستقبل قریب میں مقررہ قیمتوں کے رجحان پر ہوگا۔ گرانی کو درپیش دیگر خطرات بیرونی شعبے کی صورتحال سے منسلک ہیں، جہاں ملکی نرخوں پر شرح مبادلہ کے اثرات کلیدی اہمیت کے حامل ہوں گے۔

اگرچہ توقع ہے کہ غذائی گرانی کا رجحان بدلے گا اور وہ آئندہ مہینوں میں بڑھنا شروع ہوگی تاہم ہمیں یہ توقع بھی ہے کہ پورے سال کی عمومی گرانی حکومت کے 9.5 فیصد کے ہدف سے نیچے رہے گی۔ اس کی وجہ فقط یہ ہے کہ سال کی پہلی ششماہی کی اوسط گرانی 8.3 فیصد تھی اور پورے سال کے 9.5 فیصد کے ہدف سے تجاوز کرنے کے لیے قیمتوں کو خاصی تیزی سے بڑھنا ہوگا۔

## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کا مجموعی میزانی خسارہ معمولی سا بڑھ کر 283.8 ارب روپے ہو گیا جو گذشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 257.2 ارب روپے درج کیا گیا تھا (جدول 4.1)۔ جی ڈی پی میں اس کا تناسب م س 12ء کے مقابلے میں بدستور 1.2 فیصد ہی رہا۔<sup>50</sup>

اس سہ ماہی میں اہم پیش رفت سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا جس کی وضاحت حالیہ برسوں میں ملکی قرضے میں ہونے والے نمایاں اضافے سے ہوتی ہے۔ یہ ادائیگیاں اب مجموعی جاری مصارف کا 38 فیصد سے زائد بنتی ہیں اور ان پر مزید مالیاتی وسائل صرف ہو چکے ہیں حالانکہ یہ وسائل ملکی معیشت کو فعال بنانے میں استعمال کیے جاسکتے تھے۔ حکومت کا ملکی قرضہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 482 ارب روپے بڑھ چکا ہے جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 208

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ				
ارب روپے				
م س 13ء مت	پہلی سہ ماہی م س 12ء	پہلی سہ ماہی م س 13ء	فیصد نمو	
3,376	533.6	692.1	29.7	مجموعی حاصل
2,626	409.0	451.3	10.3	ٹیکس حاصل
750	124.7	240.8	93.2	غیر ٹیکس حاصل
4,480	790.9	975.9	23.4	مجموعی اخراجات
3,430	656.6	812.4	23.7	جاری
1,050	87.7	74.9	-14.6	ترقیاتی
	46.6	88.7	90.6	غیر شناخت شدہ
1,105	257.2	283.8	10.4	بحیثیت مجموعی خسارہ
				ذریعہ ماکاری:
135	-4.4	-1.6		بیرونی وسائل
970	261.6	285.4		اندرونی وسائل
484	119.5	151.5		بینک
487	142.1	133.9		غیر بینک
				فیصد جی ڈی پی
4.7	1.2	1.2		بحیثیت مجموعی مالیاتی خسارہ
0.2	0.6	0.5		مصارف کا خسارہ
	0.4	-0.1		بنیادی خسارہ
ماخذ: وزارت خزانہ				

ارب روپے اضافہ ہوا تھا چنانچہ قرضے کے جال میں پھنسنے کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے اور اس حوالے سے ہماری تشویش برقرار ہے۔

سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی میں سست روی آنے کے بعد مالیاتی بندوبست زیادہ دشوار ہو گیا۔ تاہم اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 1.12 ارب ڈالر کی بڑی رقم کے علاوہ صوبوں سے (سال بھر کے 80 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں) 85.4 ارب روپے کی زبردست فاضل رقم کی وصولی سے حکومت کو میزانی خسارہ ایک حد میں رکھنے میں مدد ملی۔<sup>51, 52</sup>

50 م س 12ء کا مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 8.5 فیصد تھا۔ اس خسارے میں سرکاری شعبے کے اداروں کا قرضہ چکانے کی غرض سے 391 ارب روپے (جی ڈی پی کا 1.9 فیصد) کی یکبارگی ادائیگی بھی شامل ہے۔ اگر اس یکبارگی ادائیگی سے قطع نظر دیکھا جائے تو خسارہ گھٹ کر جی ڈی پی کا 6.6 فیصد رہ جاتا ہے (اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 12ء دیکھئے)۔

51 جدول 4.5 کے اعداد و شمار سے صوبوں کی حقیقی میزانی صورتحال پتہ چلتی ہے۔

52 پورے مالی سال 12ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت کوئی رقم موصول نہیں ہوئی تھی (بیرونی شعبے پر باب 5 دیکھئے)، اسی طرح م س 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کو 3.9 ارب روپے کی معمولی سی فاضل رقم حاصل ہوئی۔

جدول 4.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل (جولائی تا ستمبر)			
ارب روپے	مئی 12ء	مئی 13ء	مطلق فرق
ٹیکس حاصل	409.0	451.3	42.3
براہ راست ٹیکس	127.6	136.5	8.9
اشیا اور خدمات پر ٹیکس	204.3	213.1	8.8
ایکسائز ڈیوٹی	28.8	22.8	-6.0
سیلز ٹیکس	175.5	190.3	14.8
بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس	42.5	50.8	8.4
دیگر ٹیکس	18.9	28.0	9.0
پٹرولیم لیوی	15.6	22.8	7.2
غیر ٹیکس حاصل	124.7	240.8	116.1
منافع اور منافع منقسمہ	14.5	16.0	1.5
اسٹیٹ بینک کا منافع	54.0	50.0	-4.0
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	1.8	107.3	105.5
ٹیکس پر ترقیاتی سرچارج	5.7	3.9	-1.8
راہائی	15.0	14.8	-0.2
متفرق	33.7	48.9	15.2
مجموعی حاصل	533.6	692.1	158.4
ماخذ: وزارت خزانہ			

ان رقوم کی غیر معمولی نوعیت کے پیش نظر اس چیز کو دیکھنا ابھی باقی ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں کیا کچھ وقوع پذیر ہوتا۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کو نکال دیا جائے تو سہ ماہی کا مالیاتی خسارہ 389.5 ارب روپے تک جا پہنچتا (یعنی 37.2 فیصد اضافہ) جبکہ حقیقتاً 283.8 ارب روپے کا خسارہ ہوا۔ نیز اگرچہ مالیاتی اختیارات کی تقسیم سے صوبوں کو بہتر کارکردگی دکھانے میں مدد ملی تاہم بقیہ تین سہ ماہیوں کے دوران اس سطح کی فاضل رقوم ملنے کی توقع نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ پہلے ہی پورے سال کے ہدف سے آگے بڑھ چکی ہے۔

جیسا کہ توقع تھی، خسارے کی اس رقم کے بندوبست کا پورا بوجھ ملکی ذرائع خصوصاً بینکوں پر آ پڑا کیونکہ مالکاری کے بیرونی ذرائع دستیاب نہ تھے۔ اس کے باوجود حکومت نے اسٹیٹ بینک کے نظر ثانی شدہ

ایکٹ کے تحت مرکزی بینک سے میزانی قرض گیری پر عائد سہ ماہی حد کی پابندی کو ملحوظ رکھا۔ درحقیقت حکومت نے مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کو مجموعی طور پر 412 ارب روپے واپس کیے۔<sup>53</sup> تاہم کمرشل بینکوں پر بوجھ خاصی تیزی سے بڑھ گیا۔<sup>54</sup>

#### محاصل

رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی حاصل میں تیز رفتار 29.7 فیصد نمو ہوئی، گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 33.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تاہم اس کی بنیادی وجوہات قطعی مختلف ہیں: مئی 12ء کی پہلی سہ ماہی میں حاصل میں تیزی سے اضافے کا سبب ٹیکس حاصل میں 28.9 فیصد کی عمدہ نمو تھی، رواں مالی سال اس اضافے کی وجہ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت معقول رقوم کی وصولی ہے (جدول 4.2)۔<sup>55</sup>

مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس حاصل میں صرف 10.3 فیصد نمو ہوئی<sup>56</sup> جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نمو 28.9 فیصد رہی تھی۔ اہم

53 حکومت نے ابتدائی نیا ایامیوں میں قرضے کے اجرا سے جو حقیقی رقوم حاصل کیں، یہ قرض گیری ان رقوم کی بنیاد پر ہے۔ بعد میں اس قرضے کی مارکیٹ ویلیو میں خواہ اکٹھا ہونے والے سود یا ثانوی بازار کی قیمت کی بنا پر کوئی رد و بدل ہوا ہو تو اسے شامل نہیں کیا گیا ہے۔

54 مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی حکومت نے کمرشل بینکوں سے نقد بنیاد پر 564 ارب روپے خالص قرض لیا جبکہ مئی 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 264 ارب روپے لیا تھا۔

55 چنانچہ سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس حاصل میں 93.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ مئی 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 50.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔

56 یہ مئی 13ء کے بجٹ میں متعین پورے سال کی 20.7 فیصد نمو سے خاصی کم ہے۔

جدول 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی (جولائی تا ستمبر)				
فیصد نمو	ارب روپے			
	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء
درآمدات پر ٹیکس	148.8	166.6	41.7	12
سیلز ٹیکس	104.1	111.9	62.8	7.4
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	2.2	2.5	-44	12.7
کسٹم ڈیوٹی	42.5	52.3	14.4	23
ملکی کاروباری اداروں پر ٹیکس	107.4	105.6	15.8	-1.7
سیلز ٹیکس	81.2	85.6	16.4	5.5
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	26.2	20	14.1	-23.8
مجموعی بالواسطہ ٹیکس	256.3	272.3	29.6	6.2
براہ راست ٹیکس	124.5	138.8	30.1	11.4
مجموعی ٹیکس وصولی	380.8	411	29.7	7.9
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو				

بات یہ ہے کہ زیادہ سست روی ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں دیکھی گئی، جس کا مجموعی ٹیکس وصولی میں حصہ خاصا بڑا ہے۔<sup>57</sup>

م 12ء کے برعکس م 13ء کے وفاقی بجٹ میں ٹیکس وصولی کی پابندی پر زیادہ انحصار کیا گیا ہے تاکہ 2381 ارب روپے کا سالانہ ہدف پورا کیا جاسکے۔<sup>58</sup> اگلی سہ ماہیوں کے دوران بھی وصولی کم رہی تو سالانہ ہدف پورا کرنا مزید دشوار ہو جائے گا۔

پہلی سہ ماہی کے دوران گرانٹی میں کمی کے ساتھ ایف بی آر کا کام مزید پیچیدہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ م 13ء کے وفاقی بجٹ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے خاتمے سے ملکی کاروباری اداروں سے ٹیکس وصولی میں 1.7 فیصد کمی آگئی جبکہ گزشتہ برس 15.8 فیصد نمو دیکھی گئی تھی (جدول 4.3)۔<sup>59</sup> مزید برآں، پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کے گرتے ہوئے بین الاقوامی نرخوں کی بنا پر درآمدی ٹیکسوں میں محدود نمو ہوئی۔<sup>60</sup>

رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران براہ راست ٹیکس وصولی میں نمو بھی سست رفتار یعنی 11.4 فیصد ہوئی جو گزشتہ برس 30.1 فیصد ہوئی تھی۔ اس سست روی میں کئی عوامل کارفرما ہیں، مثلاً انکم ٹیکس سلیب کی تعداد اور شرح میں کمی، اور بینکوں سے نقد رقم نکلوانے پر دہولڈنگ ٹیکس کی استثنائی حد میں اضافہ۔<sup>61</sup>

## اخراجات

م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں 23.4 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی 16.9 فیصد نمو سے خاصی بلند ہے، چنانچہ اخراجات

<sup>57</sup> ایف بی آر کی وصولیاں مجموعی ٹیکس حاصل کا 95 فیصد سے زائد ہوتی ہیں، ان میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں صرف 7.9 فیصد سال بسال نمو دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 29.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔

<sup>58</sup> م 13ء کے وفاقی بجٹ میں ٹیکس میں متعدد رعایات اور ترغیبات دی گئیں (مثلاً انکم ٹیکس سے استثناء کی حد میں اضافہ، زیادہ سے زیادہ ٹیرف میں کمی، سیلز ٹیکس میں حقیقت پسندی لانا وغیرہ)۔ اس کا مطلب ہے کہ ہدف پورا کرنے کے لیے ایف بی آر ٹیکس کی تعمیل بہتر بنانی ہوگی اور رساؤ کو روکنا ہوگا۔

<sup>59</sup> مالیاتی حکام نے ایکسائز ڈیوٹی کو مرحلہ وار ختم کرنے کی حکمت عملی کے طور پر م 13ء کے وفاقی بجٹ میں 10 اشیاء (بشمول بیس لیوب آئل، لبریکینٹ آئلز، فلٹر راڈز، اور اسکن کیئر پراڈکٹس) پر سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی۔ م 12ء کے بجٹ میں بھی 115 اشیاء پر سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی جا چکی ہے۔

<sup>60</sup> درآمدات سے ٹیکس وصولی میں موسم 13ء کی پہلی سہ ماہی میں کم یعنی 12 فیصد ہوئی جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 41.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔

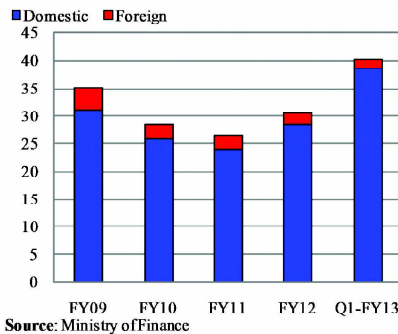
<sup>61</sup> نقد لین دین پر دہولڈنگ ٹیکس سے استثناء کی حد م 13ء کے بجٹ میں 25 ہزار روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے کر دی گئی۔



جدول 4.4: اخراجات کی تفصیل (جولائی تا ستمبر)				
فیصد نمو	ارب روپے			
	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء
جاری	656.6	812.4	15.9	23.7
وفاقی	436.4	609.7	4.1	39.7
سرکاری خدمت عامہ	292.8	458.7	6.7	56.6
سودی ادائیگیاں	177.3	312.8	9.7	76.5
پنشن	27.9	34.3	94.7	22.7
گرنٹس	47.8	39.0	6.9	-18.4
دیگر خدمات	39.8	72.5	-26.1	82.3
دفاع	107.2	117.4	15.1	9.5
انتظام عامہ اور سلامتی	14.5	15.3	22.2	5.7
دیگر	21.9	18.3	-44.7	-16.1
صوبائی	220.2	202.6	49.1	-8.0
ترقیاتی	87.7	74.9	39.7	-14.6
پی ایس ڈی پی	78.9	68.3	82.9	-13.4
وفاقی	47.3	30.3	73.7	-35.8
صوبائی	31.6	38.0	98.7	20.2
دیگر ترقیاتی اور خالص قرض گاری	8.8	6.5	-55.3	-25.9
مجموعہ	744.3	887.2	18.2	19.2
غیر شناخت شدہ اخراجات	46.6	88.7	-0.6	90.6
مجموعی اخراجات	790.9	975.9	16.9	23.4

ماخذ: وزارت خزانہ

شکل 4.1: قرضوں کی ادائیگی (جاری اخراجات کا فیصد)



پر دباؤ بڑھ گیا (جدول 4.4)۔ اخراجات کے کھاتے کے حوالے سے چند اہم مشاہدات درج ذیل ہیں:

☆ جاری اخراجات میں اضافہ بنیادی طور پر وفاقی اخراجات نے کیا جو رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 39.7 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ مالی سال اسی دورانیہ میں 4.1 فیصد بڑھے تھے۔ اس اضافے کی وجہ ملکی قرضے پر بھاری سودی ادائیگیاں تھیں۔<sup>62</sup> درحقیقت رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں وفاقی حکومت کے جاری اخراجات کا 50 فیصد سے زائد صرف سودی ادائیگیوں کے لیے مختص تھا، م 12ء میں یہ تناسب صرف 40.2 فیصد تھا (شکل 4.1)۔ قرضے کا یہ بڑھتا ہوا بوجھ اب حکومت کے مالیاتی کھاتوں پر حاوی ہے۔

☆ دوسری طرف زیر جائزہ عرصے کے دوران مجموعی ترقیاتی اخراجات کم ہو گئے۔ صوبوں نے اگرچہ اپنے ترقیاتی مصارف میں اضافہ کیا تاہم وفاقی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مصارف میں زبردست کمی نے اس اضافے کو زائل کر دیا۔

☆ م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قابل ذکر پیش رفت غیر شناخت شدہ (unidentified) اخراجات میں اضافہ تھا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے 46.6 ارب روپے سے تقریباً دگنے ہو کر 88.7 ارب روپے تک چلے گئے۔ نظری لحاظ سے غیر شناخت شدہ اخراجات ان شماراتی تضادات کے

<sup>62</sup> حکومت کا ملکی قرضہ جون 2010ء کے اختتام پر 46 کھرب روپے تھا جو تقریباً دگنا ہو کر دسمبر 2012ء کے اختتام پر 81 کھرب روپے ہو گیا ہے۔

عکاس ہوتے ہیں جن کی توقع سے مابھی کھاتوں میں کی جاسکتی ہے تاہم ان اخراجات میں باہمی فرق بہت زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس مد کے تحت اس سے مابھی میں ان اخراجات میں اضافہ یقیناً غیر معمولی ہے۔<sup>63</sup>

#### صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں

صوبائی کھاتے کی ایک اہم خصوصیت مشترکہ فاضل رقم میں تیزی سے اضافہ ہے جو گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 3.9 ارب روپے تھا اور م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 85.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ فاضل رقم 80 ارب روپے کے سالانہ ہدف سے بھی زائد ہے۔ صوبوں کے مشترکہ محاصل میں 32 فیصد اضافہ ہوا جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ زیادہ منتقلیاں قابل تقسیم پول سے ہوئیں اور صوبوں نے ٹیکس وصولی میں بہتر کارکردگی دکھائی۔ دوسری طرف، سہ ماہی کے دوران صوبائی حکومتوں کے جاری اخراجات 7.9 فیصد گر گئے (جدول 4.5)۔

جدول 4.5: صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں (جولائی تا ستمبر)										
ارب روپے										
	پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے	
	م س 12ء	م س 13ء	م س 12ء	م س 13ء	م س 12ء	م س 13ء	م س 12ء	م س 13ء	م س 12ء	م س 13ء
مجموعی محاصل	120.3	159.3	68.5	103.5	45.5	51.3	33.1	38.9	267.4	353.0
وفاقی محاصل میں حصہ	94.3	128.7	55.2	73.0	33.1	43.3	27.9	32.8	210.5	277.8
ٹیکس	9.2	10.8	8.9	16.3	0.9	0.9	0.2	0.2	19.2	28.2
غیر ٹیکس	10.4	12.3	0.3	9.2	7.9	1.3	0.3	1.6	18.8	24.4
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	6.5	7.6	4.1	5.0	3.6	5.8	4.7	4.3	18.9	22.7
مجموعی اخراجات	117.0	105.8	77.5	66.1	42.5	49.9	18.7	22.7	255.8	244.5
جاری	100.4	87.6	73.8	61.7	32.5	37.9	17.5	19.2	224.1	206.5
ترقیاتی	16.6	18.2	3.8	4.4	10.1	12.0	1.2	3.4	31.6	38.0
مجموعی رقم	3.3	53.6	-9.0	37.4	3.0	1.4	14.3	16.2	11.6	108.5
مالکاری *	-1.1	-30.5	-0.6	-29.6	10.5	-10.4	-12.8	-15.0	-3.9	-85.4
* شماریات میں تفاوت کی بنا پر مجموعی رقم اور مالکاری کے اعداد و شمار یکساں نہیں ہیں۔ مالکاری کے اعداد و شمار سے صوبوں کی حقیقی میزانی صورتحال پتہ چلتی ہے۔										

حکومت پنجاب نے سب سے زیادہ یعنی 30.5 ارب روپے کی فاضل رقم جمع کی جس کی بڑی وجہ سہ ماہی کے دوران قابل تقسیم پول سے رقوم کی نسبتاً زیادہ منتقلی، اور جاری اخراجات میں کمی ہے۔ تاہم حکومت پنجاب کی ٹیکس وصولی کی کوششوں کے نتائج نکلنے میں وقت لگے گا کیونکہ تشکیل شدہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کو استعداد کاری، ٹیکس دہندگان کے اندراج، اور بین الصوبائی معاملات سے نمٹنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔<sup>64</sup>

حکومت سندھ نے بھی 29.6 ارب روپے فاضل رقم اکٹھا کی۔ اس اضافے کو رواں مالی سال پہلی سہ ماہی میں جاری اخراجات میں کمی اور اپنی ٹیکس آمدنی کو دگنا کرنے سے مہینہ ملی۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی حکومتوں نے بھی سہ ماہی کے دوران اپنے اخراجات بڑھنے کے باوجود فاضل رقم جمع کی۔

<sup>63</sup> یہ بات دلچسپ ہے کہ پورے م س 12ء کے غیر شنفاخت شدہ اخراجات 69.8 ارب روپے تھے۔

<sup>64</sup> صوبائی اسمبلی نے پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ 21 جون 2012ء کو منظور کیا اور 26 جون 2012ء کو گورنر پنجاب نے اس کی منظوری دی۔

#### 4.2 مجموعی قرضے اور واجبات

مالیاتی عدم توازن کے تسلسل سے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضے میں 535.4 ارب روپے کا تیز رفتار اضافہ ہوا جس سے مجموعی اسٹاک ستمبر 2012ء کے اختتام تک 135 کھرب روپے تک جا پہنچا (جدول 4.6)۔ حالیہ رجحانات کے مطابق بیرونی قرضوں کی آمد کمزور رہی جبکہ بینکوں کی تحویل میں ٹریژری بلوں نے قرضے کی نمو میں نمایاں حصہ ڈالا۔

جدول 4.6: قرضوں کا بوجھ (مطلق فرق)						
ارب روپے						
پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
م 12ء	م 12ء	م 12ء	م 12ء	م 12ء	م 12ء	م 13ء
14,587.0	15,148.1	341.4	439.3	439.9	836.5	561.1
12,924.3	13,459.7	268.2	734.3	296.6	634.6	535.4
13,921.6	14,470.8	343.5	496.0	466.4	707.5	549.1
7,638.3	8,120.1	207.7	646.4	341.0	431.0	481.9
281.1	296.7	25.2	-306.8	137.2	13.8	15.7
6,002.3	6,053.9	110.6	156.3	-11.9	262.6	51.6
665.4	677.3	-2.1	-56.7	-26.4	129.0	11.9
438.1	447.1	-2.8	-60.9	-29.3	131.6	9.0
227.3	230.2	0.6	4.2	2.9	-2.5	2.9

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مثبت پہلو یہ ہے کہ اضافی قرضوں کا خاکہ سرعیت م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کسی حد تک بہتر ہو گیا، حکومت نے بھی زیادہ طویل مدتی آلات (مثلاً صکوک، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز، قومی بچت اسکیمیں) کے ذریعے مزید وسائل اکٹھے کر لیے، جاری کردہ زیادہ تر ٹی بل بھی نسبتاً طویل مدت کے (مثلاً چھ سے بارہ ماہی) تھے۔<sup>65</sup>

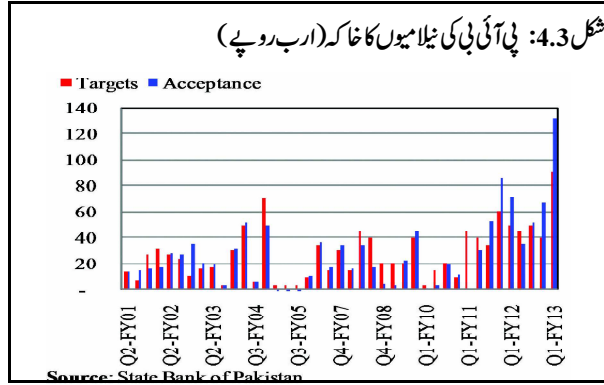
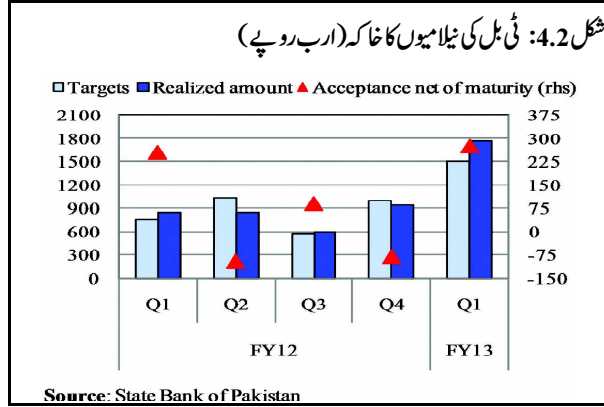
مالیاتی حکام مہنگے قرضوں کی جگہ معمولی سے سستے قرضے لینے میں بھی کامیاب رہے جب انہوں نے م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 564 ارب روپے کا قرضہ نقد بنیاد پر لیا اور مرکزی بینک کو 412 ارب روپے لوٹائے۔

م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی حکومت کو سودی ادائیگیوں کے دباؤ کا بدستور سامنا ہے، جو م 12ء کے دوران کی گئی تازہ قرض گیری کا اثر ہے۔ تاہم ملکی قرضے کے خاکہ سرعیت میں آنے والی بہتری کے فوائد کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ اگلی سہ ماہیوں کے دوران قرض گیری کس حد تک کی جائے گی اور نتیجتاً ملکی قرضے میں کتنا اضافہ ہوگا۔

#### حکومتی ملکی قرضے کے اجزا

رواں قرضہ: م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی سرکاری قرض گیری کا بیشتر حصہ م 12ء کے رجحان کی طرح رواں قرضے (یعنی ٹی

65 م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے صکوک، پی آئی بی اور بچت اسکیموں کے ذریعے مجموعی طور پر 270.2 ارب روپے جمع کیے جو م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں اکٹھا کیے گئے 89.5 ارب روپے سے خاصے زیادہ ہیں۔



بلوں) کے ذریعے آیا۔

طویل مدتی ٹی بلوں میں سرمایہ لگانے کے کمرشل بینکوں کے اشتیاق سے بھی حکومت اس قابل ہوئی کہ مرکزی بینک کا قرضہ اتار سکے۔<sup>66</sup>

اسٹیٹ بینک سے قرض لینے سے گریز کے ان حالات میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ابتدائی نیلامی کے اہداف خاصے زیادہ مقرر کیے گئے تھے، پھر بھی کمرشل بینکوں نے ہدف سے خاصی زائد بولیاں دیں جس سے ظاہر ہوا کہ حکومت کو قرض دینا ان کی ترجیح ہے لہذا حکومت نے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹی بل کی نیلامیوں میں جو خالص رقم اکٹھا کی وہ پورے مالی سال 12ء میں جمع کی گئی رقم سے بھی 64.8 فیصد زائد تھی (شکل 4.2)۔

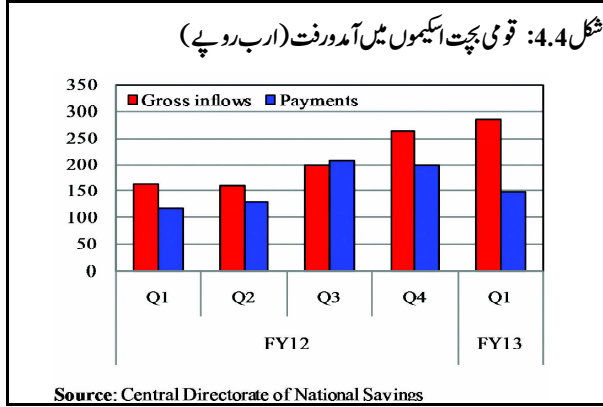
م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد بینک بھی تین ماہی تمسکات سے گریز اں ہو گئے، چنانچہ مجموعی اسٹاک میں تین ماہی ٹی بلوں کا حصہ جو جون 2012ء کے اختتام پر 26.4 فیصد تھا وہ ستمبر 2012ء کے اختتام پر محض 7.1 فیصد رہ گیا۔

مستقل قرضہ: پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتی کی توقع کرتے ہوئے بینکوں نے طویل مدتی تمسکات کو ترجیح دی اور حکومت نے زیر جائزہ عرصے کے دوران پی آئی بی کی نیلامی کے اہداف تاریخی لحاظ سے بلند مقرر کیے (شکل 4.3)۔ لہذا حکومت نے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بی نیلامی میں مجموعی طور پر جو رقم قبول کی وہ پورے م س 12ء کے دوران جمع کی گئی رقم کا 59 فیصد تھی۔

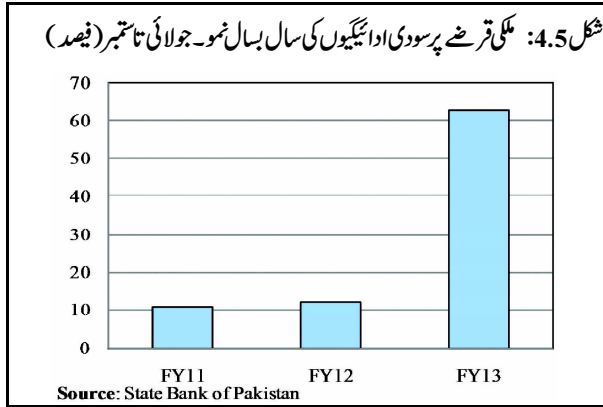
اس کے علاوہ حکومت نے اس عرصے کے دوران اجارہ صکوک بانڈ کے ذریعے 47 ارب روپے بھی اکٹھا کیے۔ یہاں بھی بینکوں نے نیلامی کے 45 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 111 ارب روپے کی پیشکش کی تاہم چونکہ قرضے کے اجرا میں شناخت کردہ اثاثے کے عوض یہ صکوک کی آخری نیلامی تھی اس لیے حکومت بڑے مارجن کے ساتھ ہدف سے آگے نہیں نکل سکتی تھی۔<sup>67</sup>

<sup>66</sup> نینچا ستمبر 2012ء کے اختتام پر حکومت کے ملکی قرضہ کے اسٹاک میں اسٹیٹ بینک کا قرضہ اسٹاک 19.5 فیصد رہ گیا جو جون 2012ء کے اختتام پر 23 فیصد تھا۔

<sup>67</sup> دسمبر 2011ء میں حکومت نے اپنے اثاثے ایم تھری ہائی وے کے عوض بذریعہ صکوک رقم اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت 195 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں اب تک پانچ نیلامیوں میں 233.8 ارب روپے جمع کر چکی ہے۔



غیر فنڈ قرضہ: قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی خالص آمد مستحکم رہی کیونکہ اپریل 2012ء میں حکومت نے چند ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو ان اسکیموں میں شریک ہونے کی اجازت دی<sup>68</sup> اور اپریل اور جولائی 2012ء میں قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع بڑھادی گئی تھی چنانچہ منافع کا کچھ حصہ م س 13ء میں دیا گیا۔ مزید برآں، جیسا کہ شکل 4.4 سے ظاہر ہے، قومی بچت اسکیموں کے تحت ادائیگیاں م س 12ء کی تیسری سہ ماہی میں بلند ترین سطح کو پہنچنے کے بعد بتدریج کم ہو گئی ہیں۔ یاد رہے کہ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے اپریل 2011ء میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو ان اسکیموں میں سرمایہ لگانے سے روک دیا تھا جس سے قومی بچت اسکیموں میں واپسی بڑھ گئی تھی۔ تاہم چونکہ بیشتر واپسی پہلے ہی کردی گئی ہے اس لیے اگلی سہ ماہیوں کے دوران قومی بچت اسکیموں میں خالص وصولیاں مستحکم رہنے کا امکان ہے۔



#### ملکی قرضے پر سودی ادائیگی

م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے قرضے میں نمو کے ساتھ ساتھ ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں بھی معقول اضافہ ہوا (شکل 4.5)۔ بالخصوص ٹی بل کے اسٹاک میں گزشتہ سال تیزی سے اضافہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضے کی واپسی میں نمایاں اضافے کا سبب بنا۔

ملکی قرضے کے خاکہ سرصیت میں حالیہ بہتری اور پالیسی ریٹ میں کٹوتیاں حکومت کے لیے کسی حد تک اطمینان کا باعث ہوں گی۔<sup>69</sup> تاہم قرض گیری کی حد اور نتیجتاً م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے میں اضافے کے پیش نظر اسے محض عارضی اطمینان کہا جاسکتا ہے۔

68 حکومت نے انفرادی رقوم پر مشتمل ادارہ جاتی سرمائے (جیسے پنشن، گریجویٹ، ریٹائرمنٹ کی رقم، پراویڈنٹ فنڈ اور ٹرسٹ وغیرہ) کی قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی اجازت اپریل 2012ء میں دی۔

69 تخمینے کے مطابق صرف ٹی بل کی جوزن اوسط شرح میں 100 بی پی ایس کی سے رواں مالی سال کے دوران اکٹھا کیے گئے قرضے کی واپسی کے وقت تقریباً 37 ارب روپے بچائے جاسکتے ہیں۔ خسارہ، ہدف یعنی جی ڈی پی کے 4.7 فیصد سے بڑھ جانے سے یقیناً یہ فائدہ ضائع ہو جائے گا۔

## 5 بیرونی شعبہ

### 5.1 عمومی جائزہ

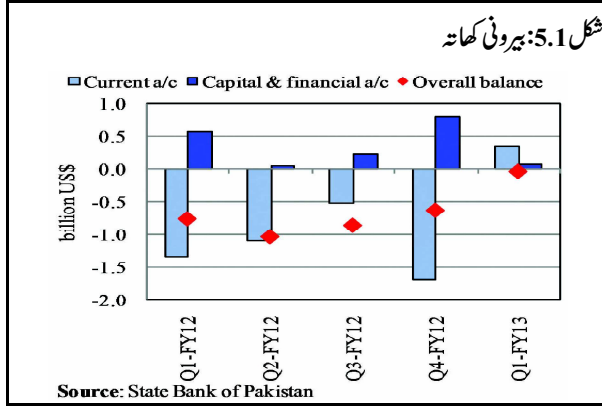
جدول 5.1: بیرونی کھاتوں کا خلاصہ (جولائی تا ستمبر)		
ارب ڈالر		
م 13ء	م 12ء	
0.3	-1.4	جاری حسابات کا توازن
-3.7	-4.2	(i) تجارتی توازن
6.0	6.1	برآمدات
9.7	10.3	درآمدات
0.2	-0.7	(ii) خدمات کھاتے کا توازن
1.1	0.0	اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم
-0.7	-0.6	(iii) آمدنی کھاتے کا توازن
4.5	4.3	(iv) جاری منتقلیاں
3.6	3.3	ترسیلات
0.1	0.6	مالی اور سرمائے کا توازن
0.1	0.3	(i) براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
0.1	-0.04	(ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
-0.2	0.4	(iii) دیگر
-0.4	0.0	بھول چوک
-0.02	-0.8	مجموعی توازن
14.9	17.3	بیرونی سیال ذخائر (30 ستمبر)
94.8	87.4	شرح مبادلہ (30 ستمبر)
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

جاری حساب، جو م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.36 ارب ڈالر خسارے میں تھا، مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.34 ارب ڈالر کے فاضل میں تبدیل ہو گیا (جدول 5.1)۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں متواتر اضافے اور تجارتی خسارے میں بتدریج کمی کے باعث م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی کھاتے کو تقویت پہنچی تاہم اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 1.12 ارب ڈالر کی آمد اہم ترین عامل ثابت ہو۔ اسے منہا کر کے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ 774 ملین ڈالر ہوتا۔

اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق تجارتی کھاتے میں خسارہ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران برآمدات کی نسبت درآمدات گھٹنے کے باعث کم ہوا۔ درآمدات میں کمی کو کم قیمتوں اور کم حجم، دونوں سے تحریک ملی۔ عالمی منڈی میں پام آئل، خام

کپاس اور خام تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں کے باعث درآمدات کو محدود کرنے میں مدد ملی اور ملک میں یوریا کی زیادہ دستیابی درآمدی حجم کم کرنے کا باعث بنی۔ تاہم سہ ماہی کے دوران مشینری کی درآمدات اور پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم کی نمو میں تیزی آئی ہے۔

دوسری جانب نئے قرضوں کی آمد میں مسلسل کمی کے سبب سرمایہ مالی کھاتے میں بگاڑ آیا۔ اس کے باوجود جاری کھاتے میں فاضل رقم کی بدولت م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی خسارے کو صرف 28 ملین ڈالر تک محدود رکھنے میں مدد ملی، جو پانچ سہ ماہیوں میں یہ سب سے کم سہ ماہی خسارہ ہے جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 759 ملین ڈالر خسارہ ہوا تھا (شکل 5.1)۔



**جدول 5.2: اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت رقم کی آمد**

میں ڈالر	میں
1,242	میں 07ء
655	میں 08ء
912	میں 09ء
1,294	میں 10ء
743	میں 11ء
--	میں 12ء
1,118	پہلی سہ ماہی، میں 13ء
	ماخذ: بینک دولت پاکستان

چنانچہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی شرح مبادلہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قدرے مستحکم رہی۔ بالخصوص م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں صرف 0.25 فیصد کمی آئی، جبکہ م س 12ء کی پہلی سہ ماہی میں اس میں 1.7 فیصد کمی آئی تھی۔ تاہم مرکزی بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر پہلی سہ ماہی کے دوران 445 ملین ڈالر کمی کے ساتھ اختتام ستمبر 2012ء تک 10.4 ارب روپے ہو گئے۔ اس کی بنیادی وجہ آئی ایم ایف کے قرضے کی ایک قسط کی ادائیگی تھی۔<sup>70</sup>

## 5.2 جاری حساب

مندرجہ ذیل حالات جاری کھاتے میں یکسر تبدیلی کا باعث بنے:

### 1- اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت رقم

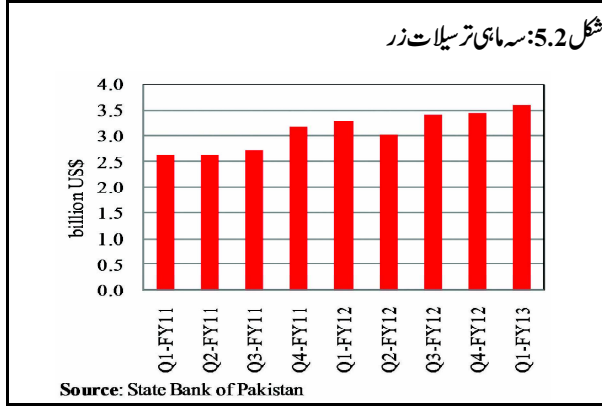
کسی آمد: جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، پاکستان نے اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 1.12 ارب روپے وصول کیے۔<sup>71</sup> ملک کو سلاوا نڈا سٹا ایک ارب روپے وصول ہوتے رہے ہیں (جدول 5.2)۔ لیکن م س 12ء استثنائاً چنانچہ اس میں ایسی کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

2- تجارتی خسارے میں کمی: م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ کم ہو کر 3.7 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گزشتہ سال کی اسی سہ ماہی میں یہ 4.2 ارب ڈالر تھا (تفصیلی تجزیے کے لیے تجارتی کھاتے سے متعلق حصہ ملاحظہ کیجیے)۔

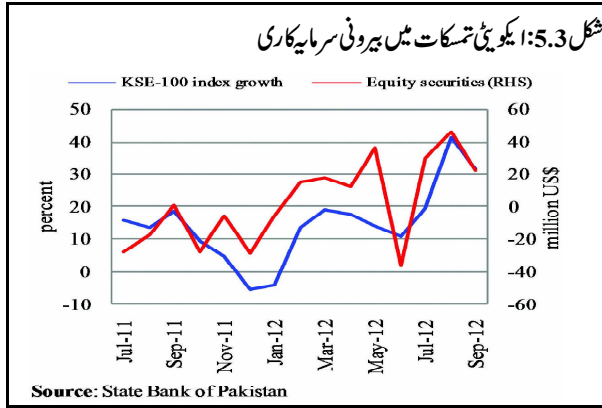
3- ترسیلات زر میں مسلسل نمو: بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں عالمی معیشت کے غیر یقینی منظر نامے کے باوجود ٹھوس نمو بدستور جاری رہی (شکل 5.2)۔ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 3.6 ارب ڈالر کی آمد گزشتہ سال کی اسی مدت کے 3.3 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی۔ ترسیلات زر کی ماہانہ آمد پوری سہ ماہی میں ایک ارب ڈالر سے زیادہ رہی اور اگست 2012

<sup>70</sup> چونکہ آئی ایم ایف کے قرضوں کا مقصد ملک کے ذخائر کی پوزیشن کو مستحکم بنانا ہوتا ہے اس لیے یہ مرکزی بینک واجبات میں شامل ہیں اور مالی کھاتے پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا (ایسے قرضوں کو below-the-line میں دینا شائع کیا جاتا ہے)۔ چنانچہ ایسے قرضوں کی ادائیگی صرف مرکزی بینک کے ذخائر کی پوزیشن پر اثر انداز ہوتی ہے (یعنی مالی کھاتے پر کوئی اثرات مرتب نہیں ہوتے)۔ اس کے برعکس دیگر تمام قرضے حکومت کی ذمہ داری ہیں (یعنی انہیں above-the-line شائع کیا جاتا ہے) اور ان قرضوں کی ادائیگی ملک کے مالی کھاتے پر اثر انداز ہوتی ہے۔

<sup>71</sup> اتحادی سپورٹ فنڈ ان اخراجات کی مدد میں ادا کیا جاتا ہے جو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی جانب سے اتحادی افواج کو لا جنگ سپورٹ کی فراہمی پر خرچ ہوتے ہیں۔



ء میں 1.3 ارب ڈالر کی ریکارڈ آمد ہوئی۔ ترسیلات زر کی ملک وارتقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ ترسیلات زر سعودی عرب سے موصول ہوئیں، اس کے بعد بالترتیب متحدہ عرب امارات اور امریکہ سے موصول ہوئیں۔



5.3 سرمایہ مالی کھاتہ  
سرمایہ مالی کھاتے پر باؤم س 13 ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی بدستور جاری رہا: فاضل رقم 74 ملین ڈالر تک رہی جبکہ س 12 ء کی پہلی سہ ماہی میں 633 ملین ڈالر کا فاضل رہا تھا۔ اہم رقوم (خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور قرضے) کی آمد میں زیر جائزہ مدت کے دوران شدید کمی واقع ہوئی۔ بالخصوص ٹیلی مواصلات کے شعبے سے رقوم کے اخراج نے تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں خالص رقوم کی آمد کا اثر زائل کر دیا۔<sup>72</sup>

کم ہوتے ہوئے نئے بیرونی قرضے بھی مالی کھاتے پر باؤ ڈال رہے ہیں۔ نئے قرضوں کے حجم میں کمی<sup>73</sup> اور اس کے ساتھ ہی ادائیگی قرض میں تقریباً کوئی تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے س 13 ء کی پہلی سہ ماہی میں طویل المیعاد قرضوں کی ادائیگی کی مد میں 27 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 28 ملین ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔

تاہم پاکستان کی اسٹاک مارکیٹوں میں بڑی تبدیلی آئی۔ س 13 ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 96 ملین ڈالر آئے جبکہ س 12 ء کی پہلی سہ ماہی میں 45 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ یہ تبدیلی زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران کے ایس ای 100 اشاریہ کی بہتر کارکردگی کی عکاسی کرتی ہے (شکل 5.3)۔

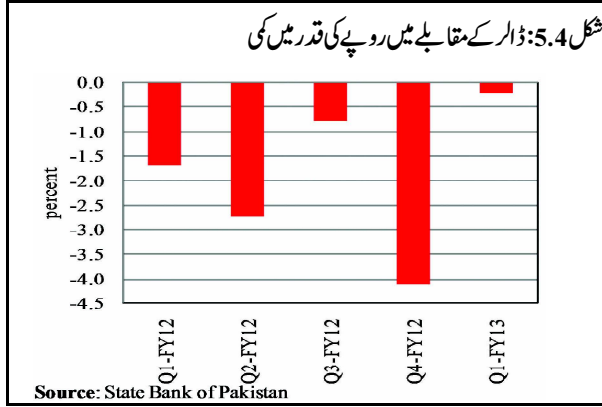
#### زر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کے باوجود پاکستان کے سیال زرمبادلہ کے ذخائر، جو جون س 12 ء کے اختتام پر 15.3 ارب ڈالر تھے، 30 ستمبر

<sup>72</sup> براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد س 13 ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر 123 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی سہ ماہی میں یہ 263 ملین ڈالر تھی۔

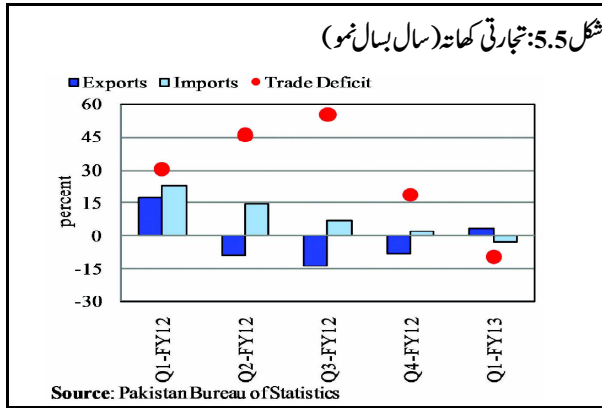
<sup>73</sup> نئے قرضوں کی فراہمی، جو س 12 ء کی پہلی سہ ماہی میں 455.0 ملین ڈالر تھی، س 13 ء کی پہلی سہ ماہی میں گھٹ کر 365.0 ملین ڈالر ہو گئی۔





2012ء کو کم ہو کر 14.9 ارب ڈالر ہو گئے۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی آئی ایم ایف کو قرضے کی مدد میں زیادہ ادائیگیوں کی وجہ سے ہوئی۔ تاہم جدولی بینکوں کے زرمبادلہ ذخائر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور وہ 4.5 ارب ڈالر کی سطح پر رہے۔

ملک کے مجموعی توازن میں نسبتاً بہتری اور اہم عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی<sup>74</sup> کے ساتھ روپے اور ڈالر کی مساوات م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت زیادہ مستحکم رہی۔ (شکل 5.4)<sup>75</sup>



اس کے باوجود نامیہ مؤثر شرح مبادلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نمائندہ کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 2.1 فیصد کمی ہوئی۔<sup>76</sup> تاہم اس کے نتیجے میں برآمدات کو حاصل ہونے والے متوقع مسابقتی فوائد ملکی گرانہ کی وجہ سے اشاریے میں شامل ممالک کے

مقابلے میں کسی حد تک زائل ہو گئے۔ پھر بھی روپے کی قدر میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.6 فیصد کی حقیقی کمی ظاہر ہوئی جبکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں روپے کی قدر حقیقی معنوں میں 2.8 فیصد بڑھی تھی۔

#### 5.4 تجارتی کھاتہ<sup>77</sup>

ملک کے تجارتی کھاتے میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی بہتری آئی (شکل 5.5)۔<sup>78</sup> درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافے

<sup>74</sup> م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے آخر تک امریکی ڈالر کی قدر یورو، برطانوی پونڈ اور یں کے مقابلے میں بالترتیب 2.3 فیصد، 3.7 فیصد اور 2.3 فیصد کم ہوئی۔

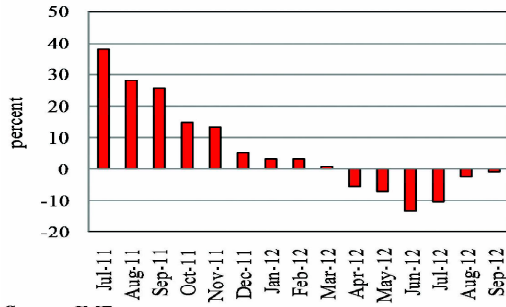
<sup>75</sup> م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی مالیت 94.0-95.0 کی حد میں رہی۔

<sup>76</sup> نامیہ مؤثر شرح مبادلہ (NEER) پاکستان کے اہم تجارتی شرکا اور حریفوں کی کرنسیوں کی باسٹ کے مقابلے میں روپے کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے ایک وسیع تر اشاریہ ہے۔

<sup>77</sup> یہ تجزیہ پاکستان دفتر شاریات کے فراہم کردہ عبوری اعداد و شمار پر مبنی ہے جن پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ اعداد و شمار ادائیگیوں کے توازن کے سیکشن میں دیے گئے مبادلہ کے اعداد و شمار سے ہم آہنگ ہوں۔ توازن ادائیگی کے اعداد و شمار میں م 13ء کے دوران برآمدات میں سال بسال معمولی کمی ظاہر ہوتی ہے جبکہ پاکستان دفتر شاریات کے اعداد و شمار اسی مدت کے دوران 3.9 فیصد کم دکھاتے ہیں۔

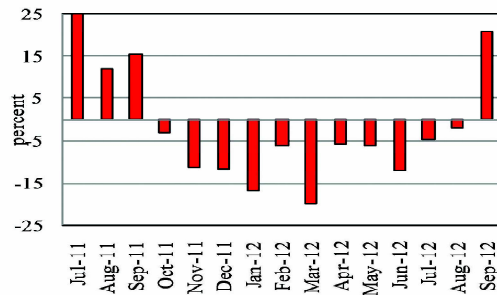
<sup>78</sup> تجارتی خسارے میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 9.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں اس میں 30.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

شکل 5.6: اجناس کی عالمی قیمتیں (سال بسال تبدیلی)



Source: IMF

شکل 5.7: برآمدات کارمجان (سال بسال نمو)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

دونوں نے اس بہتری میں کردار ادا کیا۔ خصوصاً، درآمدات میں 264.4 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ برآمدات میں 225.2 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

مشینری اور پیٹرولیم گروپ کے سوا تمام اہم گروپوں کی درآمدات میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ اگرچہ ملکی منڈی میں یورپ کی زیادہ دستیابی (گذشتہ سال کی درآمدات کے باعث) اس سال درآمدی مقدار میں کمی کی ظاہری وجہ معلوم ہوتی ہے تاہم پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی بل میں زیادہ بڑی کمی کا سبب اشیاء کی عالمی قیمتیں نہیں (شکل 5.6)۔

تاہم ان قیمتوں میں حالیہ برسوں کے دوران بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے۔ بہر حال تیل کی قیمتوں کا رجحان مرس 13ء میں تجارتی خسارے کا تعین کرے گا۔<sup>79</sup>

دوسری جانب برآمدات میں 3.8 فیصد کی نامیہ نمو ہوئی جو مرس 12ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والی

17.4 فیصد نمو سے بہت کم ہے۔ یہ معتدل نمو بھی مرس 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیورات کی برآمدات میں 562.9 ملین ڈالر کے نمایاں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔<sup>80</sup> اس یکبارگی جز کو مستثنیٰ کر کے اس سال محاصل گذشتہ سال کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ دوسری جانب ٹیکسٹائل برآمدات بحال ہو رہی ہیں لیکن توجہ کم قدر اضافی کی حامل اشیاء پر مرکوز ہے۔

#### 5.4.1 برآمدات

برآمدات میں مرس 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 3.8 فیصد نمو ہوئی۔ اس نمو کا بنیادی محرک ستمبر 2012ء میں سال بسال 20.8 فیصد کا نمایاں اضافہ تھا، جو تقریباً تمام زیورات کی برآمدات کا مرکب ہون منت تھا (شکل 5.7)۔ اس کو منہا کر کے مرس 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات میں سال بسال بنیاد پر دراصل 5.8 فیصد کمی واقع ہوئی (شکل 5.8)۔

<sup>79</sup> پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات درآمدی بل کے تقریباً 35 فیصد کا باعث بنتی ہیں۔

<sup>80</sup> زیورات کے برآمد کنندگان سے پتہ چلا کہ یہ اضافہ دراصل مقامی سرمایہ کاروں کی جانب سے ستمبر 2012ء کے دوران نہایت زیادہ قیمتوں کا فائدہ اٹھانے کے لیے سونے کے اشاک کی آف لوڈنگ کے باعث ہوا۔



غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں دستانے، برقی مشینری اور سیمنٹ جیسی اشیاء کی برآمدات نے مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال زیادہ نمو پائی (جدول 5.3)۔

سیمنٹ کی برآمدات مسلسل چوتھی سہ ماہی میں بھی بدستور بڑھتی رہیں۔ یہ اضافہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے برعکس ہے جب افغانستان کی جانب سے سیمنٹ کی درآمد پر ڈیوٹی اور سعودی عرب میں بڑھی ہوئی پیداواری صلاحیت نے پاکستان سے سیمنٹ کی برآمدات کو نقصان پہنچایا تھا۔ تاہم حالیہ سہ ماہیوں میں بھارت کو زمینی راستوں سے سیمنٹ کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے سیمنٹ کی مجموعی برآمدات بڑھ گئی ہیں۔

گندم کی برآمدات مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہو کر 29.3 ملین ڈالر ہو گئیں جبکہ گذشتہ سال کی 93.6 ملین ڈالر کم ہوئی تھیں۔ آنے والے مہینوں میں یہ رجحان تبدیل ہو سکتا ہے کیونکہ روس اور قازقستان میں موسم کی ناموافق صورتحال کی وجہ سے طلب و رسد کا فرق بڑھ گیا ہے۔<sup>81</sup> چنانچہ ملک میں کافی محفوظ اسٹاک پاکستان کو مئی 13ء میں زیادہ گندم کی درآمد کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تاہم اس کا انحصار آنے والی ملکی فصل کے حجم پر ہوگا۔<sup>82</sup>

جدول 5.3: جولائی تا ستمبر کے دوران غیر ٹیکسٹائل برآمدات

سال بسال فیصد نمو	قدر ملین ڈالر میں	
مئی 13ء	مئی 12ء	مئی 13ء
-8.7	38.5	906.9
-24.9	-10.9	316.9
7.3	12.1	63.4
-1.0	41.3	63.8
27.0	30.0	59.0
-68.8	-	29.2
44.1	19.5	1,643.0
336.5	26.3	730.1
30.8	-4.6	146.5
-13.2	5.2	141.8
-9.0	75.2	101.3
-0.9	1.4	75.8
-2.0	25.5	72.8
3.8	17.4	6,764.4
5.3	27.5	2,906.9
-16.1	27.6	2,176.8

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

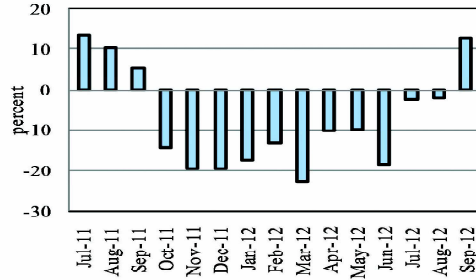
چاول کی برآمدات میں بھی مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمی ہوئی۔ باسمنی اور اری، دونوں اقسام کے چاول کی برآمدات بالترتیب 34.4 فیصد اور 11.5 فیصد (سال بسال) کم ہوئیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کم برآمدات کا سبب مقدار کی کمی میں پنہاں ہے کیونکہ مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت عالمی قیمتیں بلند رہیں۔ بلاشبہ ایرانی منڈی سے خارج ہونے کے بعد پاکستان کی چاول کی برآمدات

81 گندم کی عالمی پیداوار میں روس اور قازقستان کا حصہ تقریباً 12 فیصد ہے۔

82 گندم کی امدادی قیمت میں اضافے، پانی کی بہتری دستیابی، کھاد کے زیادہ استعمال اور سازگار درجہ حرارت کی بنا پر مئی 13ء میں گندم کی فصل کے امکانات مثبت ہیں (ملاحظہ کیجیے باب 2)۔

بحالی کی اہل نہیں رہیں۔<sup>83</sup>

شکل 5.9: ٹیکسٹائل کی برآمدات (سال بسال نمو)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گوشت اور گوشت سے تیار شدہ اشیاء کی برآمدات کی نمو بدستور جاری رہی اور ان میں مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 27.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی سہ ماہی کے دوران 30 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ان برآمدات میں مسلسل اضافہ مشرق وسطیٰ سے زیادہ طلب کی وجہ سے ہے جسے پاکستانی برآمد کنندگان کی جانب سے پاکستان کے بہتر کوالٹی معیارات کی پابندی سے تقویت ملی۔

جدول 5.4: ٹیکسٹائل کی اہم برآمدات، نرخ اور مقدار کا اثر (جولائی تا ستمبر)

ملین ڈالر

مئی 13ء			مئی 12ء			
نرخ	مقدار	مطلق فرق	نرخ	مقدار	مطلق فرق	
		79.5			285.9	ٹیکسٹائل گروپ
-5.9	-23.5	-29.4	3.3	44.0	47.4	خام کپاس
-73.3	227.6	154.3	21.6	-11.8	9.8	سوتی دھاگہ
65.1	-39.8	25.4	71.8	33.9	105.7	سوتی پٹریا
-3.3	-55.5	-58.8	112.0	-49.2	62.8	بٹے ہوئے کپڑے
-32.7	-45.1	-77.8	81.2	-53.7	27.5	بستر کی چادر وغیرہ
-20.7	31.7	11.1	34.7	-26.3	8.3	تولید
-18.0	50.2	32.2	104.7	-80.8	23.9	بٹے بنائے ملبوسات
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات						

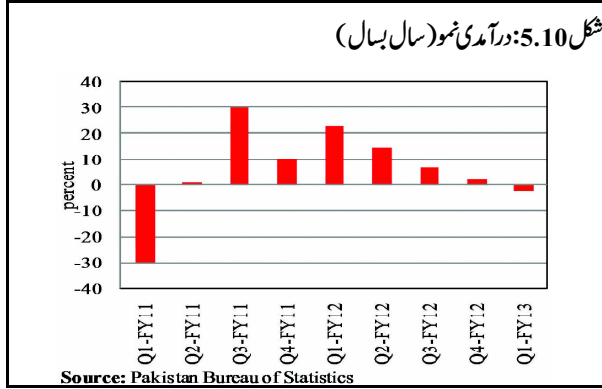
#### ٹیکسٹائل گروپ

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 2.5 فیصد کی نمو ہوئی جو مئی 12ء کی اسی سہ ماہی کے دوران ہونے والی 9.9 فیصد نمو سے بہت کم ہے۔ تاہم ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان برآمدات میں تقریباً ایک سال تک مسلسل کمی کے بعد بالآخر ستمبر 2012ء میں مثبت نمو ظاہر ہوئی ہے (شکل 5.9)۔

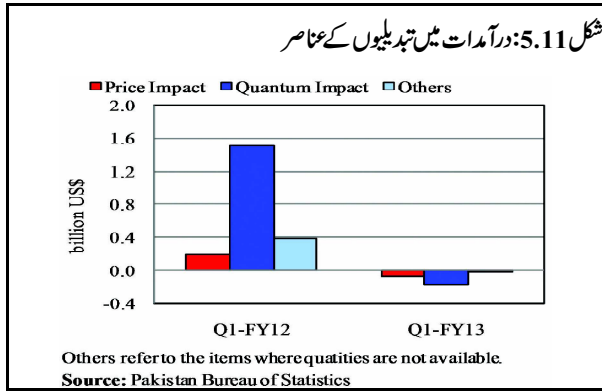
کم قدر اضافی کی حامل اشیاء اس بتدریج بحالی کا محرک ثابت ہوئیں۔ سوتی دھاگے میں زیادہ مقدار نے برآمدات کو تحریک دی جبکہ<sup>84</sup> سوتی ملبوسات میں اکائی قدر میں اضافہ زائد برآمدی حاصل کا باعث بنا (جدول 5.4)۔

<sup>83</sup> بھارت اور یو۔ایم۔ پاکستان کے مقابلے میں کم قیمتوں کی پیشکش کر رہے ہیں۔

<sup>84</sup> جہاں سوتی دھاگے کی عالمی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے، وہیں پاکستان کی پیداواری استعداد میں بھی گزشتہ سال کچھ بہتری دیکھنے میں آئی جب ٹیکسٹائل صنعت نے زیادہ بہتر مشینری درآمد کی جو اسٹینڈنگ کے عمل میں کم کاغذ تلف کرتی ہے۔



دوسری جانب زیادہ قدر اضافی کی حامل اشیاء کی برآمدات میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمی ہوئی۔ یہ کمی اونی ملبوسات اور بستری چادروں وغیرہ کے کم حجم اور کم قیمتوں کی وجہ سے تھی۔ تاہم اس کمی کی تلافی کسی حد تک تیار شدہ ملبوسات اور تولیوں کی برآمدات میں اضافے سے ہو گئی۔



ٹیکسٹائل کی برآمدات کے لیے صورتحال جنوری 2013ء سے یورپی یونین کی منڈیوں تک ڈیوٹی فری رسائی کے آغاز کی وجہ سے مثبت ہے۔ پاکستان کو ترجیحی سلوک کے اہل 75 زمروں میں سے 19 زمروں میں اپنے حریفوں (خصوصاً بھارت اور بنگلہ دیش) پر نرخوں کے حوالے سے فوقیت حاصل ہے۔<sup>85</sup>

#### 5.4.2 درآمدات

درآمدات گذشتہ دو برسوں میں م س 13ء کی پہلی سہ

ماہی میں (سال بسال بنیاد پر) پہلی مرتبہ کم ہوئیں (شکل 5.10)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ کمی بالکل وسیع الہیاد ہے کیونکہ مشینری اور پیٹرولیم کے سوا تمام گروپوں میں درآمدات گھٹی ہیں۔ جیسا کہ شکل 5.11 سے ظاہر ہے، درآمدات میں کمی قیمتوں نیز پست مقدار کے سبب تھی۔

اس سہ ماہی میں پست درآمدی مقدار کی وجہ کھاد کی درآمدات میں کمی ہے۔ یورپ یا م س 12ء میں زائد درآمدات کے سبب اس سہ ماہی میں ملک میں اس کی دستیابی بہتر تھی۔<sup>86</sup> پام آئل کی قیمتوں میں شدید کمی سے بھی اس سہ ماہی کے دوران درآمدی بل کم رکھنے میں مدد ملی۔ مزید برآں، ہوائی جہازوں، بحری جہازوں، کشتیوں، مصنوعی ریشمی، مصنوعی ریشمی دھاگے اور پلاسٹک مشینری کی کم درآمدات کے باعث م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے ملک کا درآمدی بل کم ہوا۔

دوسری جانب پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.6 اضافہ (سال بسال بنیاد پر) ہوا۔ لیکن یہ م س 12ء کی پہلی

<sup>85</sup> ان میں سے بعض زمروں میں بڑے ہوئے سوئی دھاگے، جیکٹ، اونی صدریاں، خواتین کے موٹے سوئی پاجامے، قالین، دریاں، صافیاں اور پردے وغیرہ شامل ہیں۔

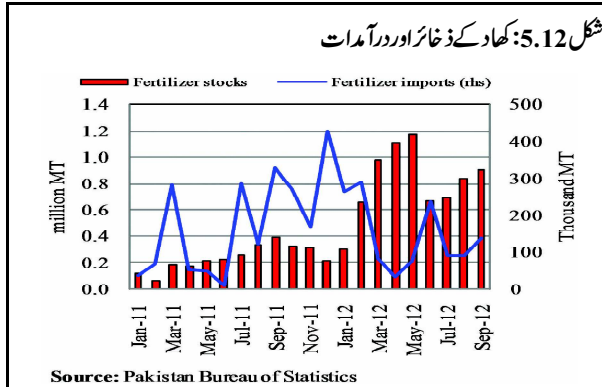
<sup>86</sup> چونکہ پاکستان نے م س 12ء کے دوران 2.6 ملین ٹن کھاد درآمد کی، جو م س 11ء میں درآمد شدہ 1.2 ملین ٹن کھاد کی گئی سے بھی زیادہ ہے، اس لیے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی اسٹاک، خصوصاً یورپ کے اسٹاک کی صورتحال اطمینان بخش رہی۔

جدول 5.5: درآمدی کارکردگی (جولائی تا ستمبر)				
فیصد				
نمونہ حصہ	سال بسال نمو			
	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء
خوراک	7.2	-6.2	4.0	29.3
مشینری	-12.9	13.3	-8.5	-60.4
ٹرانسپورٹ	5.2	-2.5	1.2	4.7
پٹرولیم	62.6	4.6	70.6	-66.1
ٹیکسٹائل	-0.9	-13.6	-0.3	31.7
کیمیکل	24.0	-18.9	17.3	133.1
دھاتی گروپ	6.3	0.4	1.9	-1.0
متفرق	24.5	-17.7	2.2	15.7
مجموعی درآمدات	23.1	-2.4	100.0	100.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پہلی سہ ماہی میں ہونے والے 62.6 فیصد اضافے سے بہت کم تھا۔ بلاشبہ تیل کی عالمی قیمتوں میں قدرے کمی کے سبب تیل کی درآمدات پر ملکی اخراجات کو قابو رکھنے میں مدد ملی (جدول 5.5)۔

غذائی گروپ کی درآمدات م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال بنیاد پر 6.2 فیصد گھٹ گئیں جس میں سب سے زیادہ کمی شکر کی درآمدات میں ریکارڈ کی گئی۔ گرتی ہوئی عالمی قیمتوں کی وجہ سے چائے، مسالوں اور پام آئل کی درآمدات میں بھی کمی ریکارڈ کی گئی۔<sup>87</sup>



کھاد کی درآمدات میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 40.3 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی سہ ماہی کے دوران 33.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی حجم میں (سال بسال بنیاد پر) 45.5 فیصد کمی نے درآمدی اکائی قدر میں 10.9 فیصد اضافے کی تلافی کردی (شکل 5.12)۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مشینری کی درآمدات م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 13.3 فیصد بڑھ گئیں جبکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 12.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ زمرہ واردات تفریحات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجلی کی پیداوار، ٹیکسٹائل، تعمیرات اور ٹیلی مواصلات مشینری کی درآمدات میں اضافہ ہوا جبکہ دفاتر میں استعمال ہونے والی اور زرعی مشینری کی درآمدات میں کمی ہوئی۔

<sup>87</sup> عالمی منڈی میں پام آئل کی قیمتوں میں م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 10.4 فیصد کمی ہوئی۔

## فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

broad money	زرو سچ
commodity finance	اجناسی مالکاری
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
credit	قرضہ
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
divisible pool	قابل تقسیم پول
domestic debt	ملکی قرضہ
financial account	مالی کھاتہ
fixed investment loans	معین سرمایہ کاری قرضے
food inflation	غذائی گرانی
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
inflation	گرانی
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
liquidity	سیالیت
monetary	زری
monetary aggregates	زری مجموعے
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
overall current spending	مجموعی جاری مصارف
unidentified expenses	غیر شناخت شدہ اخراجات

## فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

commodity finance	اجناسی مالکاری
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
broad money	زرو سچ
monetary	زری
monetary aggregates	زری مجموعے
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
food inflation	غذائی گرانی
unidentified expenses	غیر شناخت شدہ اخراجات
divisible pool	قابل تقسیم پول
credit	قرضہ
core inflation	توزی گرانی
inflation	گرانی
financial account	مالی کھاتہ
overall current spending	مجموعی جاری مصارف
fixed investment loans	معیّن سرمایہ کاری قرضے
domestic debt	ملکی قرضہ